رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کروں گا دُور اس مُنہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی

جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہفت روزہ کا سب سے پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر قاضی عبدالرحمٰن عاجز

بدر

بخدمت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلد ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء مطابق ۱۲ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۳۴ھ از قادیان دارالامان نمبر ۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ جماعت کے عقاید

۱۔ اللہ تعالےٰ ایک ہے کوئی شخص اسکی ذات یا اسکی صفات یا اسکے اسماء یا اسکی عبادت میں اس کا شریک نہ شریک ہو سکتا ہے۔ ۲۔ ملائکہ کا وجود برحق ہے۔ ۳۔ خدا تعالےٰ نے قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے قائل ہیں۔ جن نبیوں یا کتب کا قرآن کریم میں ذکر ہے ان پر فرداً فرداً اور جن کا ذکر نہیں انپر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں ۴۔ ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارا نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں۔ ۵۔ الہام کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے اور کھلا رہے گا۔ خدا تعالےٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی جیسا وہ پہلے بولتا تھا۔ اب بھی اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔ ۶۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق ہے۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالےٰ دعاؤں کو سُنتا اور قبول کرتا ہے اور دُعاؤں سے عظیم الشان امور صل ہو سکتے ہے۔ بعث بعد الموت کے ہم قائل ہیں اور ہمارا یقین ہے کہ دوزخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم و احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں۔ اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شفیع ہونگے۔ ۸۔ ہمارا یقین ہے کہ جس شخص کی آمد کی انبیائے سابقین نے مختلف نام لے کر خبر دی تھی اور قرآن نے سورہ جمعہ میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ الخ میں جسکی آمد کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ فرمایا ہے اور جس کا نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہے۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں اور آپکے سوا کوئی اور شخص مسیح موعود نہیں ۹ ہمارا یقین ہے کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے جسکے بعد کسی اور نئی شریعت کی قیامت تک ضرورت نہیں اور آنحضرت صلعم تمام انبیائے کمالات کے جامع ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی شخص سوائے آپ کی کامل اطاعت اور آپکی شاگردی کے اعلیٰ کمالات حاصل کرنے تو الگ رہے مومن بھی نہیں ہو سکتا۔ پس ہم اس بات کے ہرگز قائل نہیں کہ اس اُمت کی اصلاح کے لئے کوئی شخص پچھلے نبیوں میں سے دوبارہ اس دُنیا میں بھیجا جائے کیونکہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ میں کمزوری ماننی پڑتی ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں (نعوذ باللہ) اتنی طاقت نہیں کہ اپنی اُمت کی خود اصلاح کر سکیں اور دجالی فتنہ کو دُور کر سکیں؟ پس کیا ضرورت ہے جو دوسرے نبی کو مدد کے لئے بُلایا جائے۔ لہذا ہمارا یقین ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی اُمت میں سے آپکے ہی فیض اور قوت قدسیہ کے اثر سے ایک شخص نبوت کا درجہ پا سکتا ہے اور آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو کوئی نئی کتاب لائے یا جس نے نبوۃ کا درجہ براہ راست بلا اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پایا ہو۔ نہ نیا نہ پُرانا۔ کیونکہ اسمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا۔ اور دوسری طرف آنیوالے مسیح کو نبی اللہ کہہ کر یاد فرمایا ہے جسکے مطابق ہمارا ایمان ہے کہ اُمت محمدیہ میں سے ایک شخص (مسیح موعود) نے اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں درجہ نبوت حاصل کیا ہے۔

۱۰۔ ہم معجزات انبیاء کے قائل ہیں۔ جن کا اصل قرآن کریم کے مطابق آیات اللہ ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ اپنے جلال کے اظہار اور اپنے مرسلوں کی صداقت کے اثبات کے لئے اپنے رسول کے ہاتھ پر ایسے نشان دکھاتا ہے جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں۔ ۱۱۔ مثیل موسیٰ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم موسیٰ سے افضل اور مثیل مسیح یعنی مسیح موعود مسیح سے افضل ہے۔ ۱۲۔ مسیح موعود کے انکار کا وہی نتیجہ ہے جو رسول کے انکار کا۔

ہدایات۔ ۱۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز فعلی حرام ہے۔ ۲۔ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں ۳۔ غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی منع ہے۔ ۴۔ خلیفہ وقت کی بیعت ضروری ہے۔ ۵۔ ضروریات سلسلہ کے لئے حسب حیثیت چندہ دینا واجب ہے۔ ۶۔ سلسلہ کا مرکز مدینۃ المسیح قادیان ہے +

الفاظ بیعت حضرت خلیفہ ثانی

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ ۲ بار۔ میں آج محمود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ شرک نہیں کروں گا۔ دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنیکی کوشش کرتا رہوں گا۔ قرآن کریم اور احادیث کے پڑھنے پڑھانے یا سُننے میں کوشاں رہوں گا۔ تبلیغ اسلام کو اپنا اعلیٰ فرض خیال کروں گا۔ جو نیک کام تم مجھے بتاؤ گے انمیں ہر طرح تمہارا فرمانبردار رہونگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرونگا اور حضرت مسیح موعود کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۳ بار + رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ۔ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۳ بار + اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اور بعد ازاں دُعا کرتے ہیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تختگاہِ خلافت

ایوانِ خلافت

حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کی طبیعت اس ہفتہ ناساز رہی۔ نزلہ کی شکایت سے حلق میں تکلیف ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک وجود کو صحت عطا فرماوے۔ آمین۔ پانچوں نمازیں حضور مسجد مبارک میں پڑھاتے ہیں اور اکثر نمازوں کے بعد حلقہ خدام میں تشریف رکھتے ہیں۔ جسمیں بڑے بڑے نکات و معارف بیان فرماتے ہیں۔ جو انشاء اللہ وقتاً فوقتاً "دربار اولوالعزم" کے زیر عنوان ہدیہ ناظرین ہوتے رہیں گے۔

خاندانِ رسالت

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا مع دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمن و جمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین بخیریت ہیں۔

خلافت اولیٰ

بروز جمعرات ۱۳ جنوری کو اخبار فاروق کے چھپ جانے کے بعد حضرت پیر منظور محمد صاحب کی والدہ ماجدہ جو بہت ضعیفہ تھیں۔ کئی روز کی علالت کے بعد فوت ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا مرحومہ کو مغفرت کرے۔ آمین باقی خاندان کے سب ممبر خیریت سے ہیں۔

میر محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل

جو ایک عدالت میں شرعی شہادت کے لئے ضلع جالندھر میں تشریف لے گئے تھے۔ بحکم حضرت خلیفۃ وقت آپکے ساتھ مولوی نذیر احمد صاحب متعلم مبلغین کلاس بھی اس لئے بھیجے گئے تھے۔ کہ میر صاحب و مولوی صاحب اس علاقہ میں تبلیغی لکچر بھی دیں۔ چنانچہ خدا کے فضل سے ہمارے مکرم میر صاحب موصوف نے شروعہ۔ کریام۔ نواں شہر۔ بنگہ چار مقامات پر پُر زور تبلیغی لکچر دئے۔ اور مولوی نذیر احمد صاحب نے بھی خوب تقریریں کیں مفصل رپورٹ انشاء اللہ آئندہ شائع ہوگی۔ ۱۷ جنوری کو ہر دو اصحاب بخیریت تمام دارالامان پہنچ گئے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اکمل ان گولیکی

قاضی ظہور الدین صاحب اکمل پندرہ روز کی رخصت لیکر اپنے وطن مالوف گولیکی میں تشریف لے گئے ہیں۔ خدا بخیریت واپس لائے۔ آمین۔

نکاح

۱۷ جنوری کو بعد نماز مغرب سید احمد نور صاحب کابلی تاجر کا نکاح منشی سید الرحمن صاحب کپورتھلوی کی دختر مسمات لطیفاً سے ایک سو روپیہ مہر پر حضور خلیفۃ ثانی نے پڑھایا۔ خدا اس نکاح کو مبارک کرے۔

مبشر اطلاع

پیارے محبوب۔ خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مولد و مسکن و مدفن کی خداداد عزت کی حقیقت ؎

زمین قادیان اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

کو سمجھ کر جو احباب دو عالم نقد جان بردست دارند۔ بازارے کہ سودائے تو باشد کے مصداق بنکر اس ارض محترم میں اپنا مسکن بنانے کی آرزو دل میں رکھتے ہیں۔ انہیں یہ بشارت دی جاتی ہے کہ دارالامان قادیان میں عنقریب مکانات تعمیر کرانے کے لئے تمام مصالحہ تعمیر وغیرہ کی بہم رسانی و بھٹہ خشت پختہ کا انتظام ایک تجربہ کار ہوشیار ریزرگ کرنے والے ہیں۔ جس سے امید ہے۔ کہ تمام تعمیری دقتیں جو متعلق خرید لکڑی و مصالحہ تعمیر جدید مکانات تعمیر کرانے والے احباب کو ہوتی ہیں۔ دور ہو جائینگی۔ امید ہے کہ یہ

احمدیہ بلڈنگ ایجنسی

باجازت و استصواب حضرت خلیفۂ وقت جلد قایم ہو کر قوم کے لئے مفید و بابرکت ثابت ہوگی۔

آمد مہمانان

ڈاکٹر عباد اللہ صاحب و میاں نبی بخش صاحب و میاں الہ بخش صاحب امرتسر سے تشریف لائے۔

سلسلہ کی خبریں

درخواست دعا:۔ انجیم بابو عبد الکریم صاحب پلٹن نمبر ۱۲۳ ملتان کی والدہ ماجدہ علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ نیز انجیم چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی سیالکوٹ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے علیل ہیں۔ ان کی کامل صحت کے لئے۔ اور مکرمی مولوی فیض الدین صاحب امام مسجد احمدیان سیالکوٹ کی اہلیہ صاحبہ بھی اکثر علیل رہتی ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی احباب دعا کریں۔ ڈاکٹر احمد خانصاحب مقام بیاور سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ احباب ان کے لئے ترقی دین و دنیا کی دعا کریں۔

احمد نگر:۔ منشی غلام حسین صاحب پٹواری جو بڑے مخلص اور تبلیغ کا بہت جوش رکھتے ہیں۔ وہ احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کے لئے یہ دعا کیجائے کہ اللہ تعالیٰ روحانی جسمانی کمزوریاں ان کی دور کرے۔ نیک ساتھی عطا کرے۔ (کیونکہ وہ اکیلے احمدی ہیں) تبلیغ کی توفیق و جرأت دے۔ اور تبلیغ کو موثر کرے۔ اور ان کے متعلقین کو سلسلہ کا سچا خادم بنا دے۔ خاتمہ بالخیر ہو۔ آمین۔

اس کے ساتھ ہی وہ الفضل اور فاروق کے لئے حسب ذیل انعام (پانچ پانچ خریدار) دینے کا وعدہ تحریری فرماتے ہیں۔ جو آئندہ شائع ہوگا۔

اطلاع:۔ احمدی رسالہ ۱۴ نمبر ۱۲ میں "ختم نبوت کی حقیقت" سے آگے کوئی شائع نہیں ہوا۔

فاضل امرتسری کا سوال اور اس کا جواب

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اہلحدیث نمبر ۱۱ میں حضرت مسیح موعود کے حکم و عدل ہونے پر یہ شبہ قائم کیا ہے۔ کہ جماعت کے دو ٹکڑے انہیں حکم و عدل نہیں رہنے دیتے۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کا حکم و عدل ہونا ان اہم اختلافی مسائل میں تھا۔ اور ضرورت بھی اس کی تھی۔ جو اختلافات بعد زمانہ نبوی امت میں واقعہ ہوئے۔ نہ ان کیلئے جو اختلافات آپکے بعد ہوں ورنہ اسلام کے بہتہ فرقے قرآن کی ضرورت کو اٹھا دیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے اتارنے کی ضرورت یہی فرمائی ہے۔ کہ وہ اختلافات جو لوگوں میں ہو چکے تھے۔ ان کا فیصلہ فرماوے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ الآیۃ (سورہ النحل ع ۸) یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ وہ اعتراض نکریں جس سے اپنی بھی جڑھ کٹتی ہو۔ بہرحال یہ سوال ان کا ایک دوسرے سوال کیلئے تمہید تھی۔ اصل سوال اس کا جو مبائعین اور غیر مبائعین سے ہے یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے دونو فریق میں مسلّم ہے۔ علمی میدان میں لانے کے لئے اور علماء کو سمجھانے کے لئے یہ بتایا جائے۔ کہ نبی کریم ﷺ وسائط مصلح بین المتخاصمین کی رو سے کون سا واسطہ ہیں۔ اس کا مختصر جواب تو یہی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسیح موعود کیلئے واسطہ فی الثبوت بالمعنی الاوّل ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل یوں ہے۔ کہ منطقیوں نے وسائط کی کئی قسمیں بیان کی ہیں۔ واسطہ فی الاثبات حد اوسط کو کہتے ہیں (واسطہ فی العروض) کہ حکم صرف واسطہ کو لحق ہے۔ ذی واسطہ پر اس کا اطلاق واسطہ کے اتصال کی وجہ سے ہوتا ہے جیسا متحرک صفت ریل باسواری ہے۔ اور اس میں جو شخص سوار ہو۔ اس کو بھی متحرک حکماً سمجھا جاتا ہے۔ واسطہ فی الثبوت۔ اس کے دو معنی ہیں اوّل یہ کہ حکم واسطہ اور ذی واسطہ دونو کو لاحق ہوتا ہے۔ جیسے سوئی کی مشین کو حرکت ہاتھ یا پاؤں کی حرکت سے لاحق ہوتی ہے۔ ہاتھ بھی حرکت کرتا ہے۔ اور وہ بھی حرکت کرتی ہے۔ دوسرا معنے ذی واسطہ کو وہ حکم لگتا ہے۔ اور واسطہ محض سفیر ہوتا ہے۔ جیسے آرسی کے ساتھ حنا سے کوئی چیز رنگا جائے۔ تو اس چیز پر رنگ آجائیگا۔ لیکن اس لوہے کے چمچ وغیرہ پر رنگ نہیں آئیگا۔ یہ وسائط کی تفصیل ہے حضرت نبی کریم ﷺ حضرت مسیح موعود کی نبوت کیلئے واسطہ فی الثبوت بالمعنی الاوّل ہیں۔ کہ آنحضرت بھی نبی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود بھی۔ جیسا ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسبات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ سراج منیر ہیں۔ یعنی ایسے چراغ جو دوسرے کو بھی روشن کر دیتے ہیں۔ اب دیکھیں کہ فاضل امرتسری کی سمجھ میں اب بھی آتا ہے یا نہیں۔ وسیاتی المزید فی ھذا فانتظر۔

(حافظ روشن علی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۱۶ء

"النبوۃ فی الاسلام پر ریویو"

"کتاب النبوۃ فی الاسلام کا ایک ورق"

(از سعدی پنجاب)

آیت کریمہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے معنی جو مولوی صاحب نے پیش کئے ہیں۔

حال میں مولوی محمد علی صاحب نے ایک کتاب النبوۃ فی الاسلام شائع کی ہے جس کا زیادہ تر حصہ اس قابل ہے۔ کہ اس کے لفظ لفظ کی تردید کی جاوے۔ اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی۔ تو ایسا ہی کیا جاویگا بیس شتے نمونہ از خروارے مولوی صاحب کی کتاب کا ایک ورق بطور نمونہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرونگا کہ مسیح موعود کا مذہب مولوی صاحب کے اس صفحہ کی عبارت کے سراسر برخلاف ہے۔ اور ایک نہیں بلکہ بیسیوں جگہ اسکی مخالفت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب ص۱۲۵ پر لکھتے ہوئے آیت کریمہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کے معنی یوں کرتے ہیں:۔

"اس آیت میں وَاٰخَرِیْنَ کا عطف دو طرح پر ہو سکتا ہے۔ اول یہ کہ علیھم پر عطف" ہو۔ اس صورت میں معنی یہ ہونگے۔ کہ یہ رسول صرف ان اُمیوں پر ہی آیات نہیں پڑھتا صرف انہی کا تزکیہ نہیں کرتا۔ صرف انہی کو ہی کتاب و حکمت نہیں سکھاتا۔ بلکہ دوسروں پر بھی جو ان سے ابھی ملے نہیں اور بعد میں آنیوالے ہیں۔ آیات پڑھتا۔ تزکیہ کرتا۔ کتاب و حکمت سکھاتا ہے" +

پھر اسکی تشریح یوں کرتے ہیں:۔

"آپ کی نبوت کا کبھی خاتمہ نہیں۔ جو پیچھے آئینگے۔ سب کی تکمیل آپ ہی کرینگے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس میں یہ بھی اشارہ ہو۔ کہ یہ تعلیم اور تزکیہ نفس علمائے روحانی اور مجددوں اور محدثوں کے ذریعہ ہوگا۔ جو درحقیقت بوجہ کمال اتباع نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی بروز ہونگے"

یہ ایک معنی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے کئے ہیں۔

دوسرے معنوں پر انشاء اللہ آگے چلکر غور ہوگی۔ سردست ہم انہی معنوں پر غور کرتے ہیں۔ ان معنوں میں مولوی صاحب نے تین باتوں کا ذکر کیا ہے +

مولوی محمد علی صاحب کے پیشکردہ معنی کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے مراد تمام اُمت محمدیہ ہے۔ نہ صرف مسیح موعود کی جماعت

(۱) اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے مراد تمام وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک آنیوالے ہیں +

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ ہی ہر ایک بعد میں آنے والوں کی تکمیل کریگی +

(۳) یا یہ کہ تعلیم اور تزکیہ نفس علمائے روحانی اور مجددین اور محدثین کے ذریعہ سے ہوگا۔ جو آنحضرت صلعم کے بروز ہونگے

مولوی محمد علی کا آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے معنے کرنے میں بیجا تصرف

سب سے اوّل جو مولوی صاحب کی بات غلط۔ بالکل غلط اور صریح غلط ہے۔ وہ یہ ہے کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے مراد تمام اُمت محمدیہ کے لوگ ہرگز نہیں۔ بلکہ صرف مسیح موعود کی جماعت مراد ہے مجھے معلوم نہیں کہ مولوی صاحب نے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے تمام اُمت محمدیہ کے لوگوں کو مراد لیکر خود غلطی کھائی ہے۔ یا عمداً لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ کوئی قاعدہ۔ کوئی منطق۔ کوئی قول اس امر کی شہادت نہیں دیتا کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کی آیت تمام اُمت کے لئے ہے بلکہ یہ آیت بتصریح مسیح موعود کی جماعت کے لئے ہی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے مِنْھُمْ کی ضمیر کی بھی کچھ پروا نہیں کی۔ اور خوف خدا سے الگ ہو کر آپنے بجائے صحابہ کے تمام اُمت کے افراد کیطرف اس کو پھیر دیا۔ حضرت سیدنا فضل عمرؓ پر تو اسقدر جوش و خروش ہے۔ کہ آپنے یعنی حضرت فضل عمرؓ نے لغت کی ایک عبارت واعلموہ انہ نبیہ کے معنی کرتے وقت بہت ہی بیجا تصرف کیا ہے۔ مگر مولوی صاحب کیا آپ کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہ آیا۔ اور قرآن کے معنوں میں ایسا بیجا تصرف کر دیا۔ جسکی نظیر بہت کم ملے گی۔ کیا مولوی صاحب کو یاد نہیں کہ اس آیت کے معنی خود آنحضرت صلعم نے کر دیئے ہیں۔ چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

آنحضرت صلعم نے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے مراد صرف مسیح موعود کی جماعت کو لیا ہے۔

"خدا کے کلام میں یہ امر قرار یافتہ تھا۔ کہ دوسرا حصہ اس آیت کا وہ ہوگا۔ جو مسیح موعود کی جماعت ہوگی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو دوسروں سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ یعنی اُمت محمدیہ میں سے ایک اور فرقہ بھی ہے۔ جو بعد میں آخری زمانہ میں آنیوالے ہیں۔ اور حدیث صحیح میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت آنحضرت صلعم نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی کی پشت پر مارا اور فرمایا لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس اور یہ میری نسبت پیشگوئی تھی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے وہی حدیث بطور وحی کے میرے پر نازل کی۔ اور وحی کے رو سے مجھ سے پہلے اس کا کوئی مصداق معین نہ تھا۔ اور خدا کی وحی نے مجھی معین کر دیا۔" حاشیہ حقیقۃ الوحی ص۳۹۱ پس جبکہ خدا کے کلام سے اور آنحضرت صلعم کی صحیح حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کا مصداق گروہ صرف مسیح موعود کی جماعت ہے۔ تو یہ کہنا کہ تا قیامت یہ سب اُمت محمدیہ کے لوگوں کے لئے ہے۔ صریح قرآن شریف اور احادیث نبویہ کی مخالفت نہیں تو اور کیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ مولوی صاحب مسیح موعود کی مخالفت کر کے اس حد کو پہنچ گئے ہیں کہ آپ نصوص صریحہ قرآنیہ و حدیثیہ کو بالکل ترک کر کے من گھڑت بات پیش کرنے کے عادی ہو گئے ہیں مناسب خیال کرتا تھا کہ اس آیت کے وہ معنے جو مولوی صاحب نے کبھی پہلے احمدیت کے وقت کئے ہیں۔ انکو بھی انکے سامنے پیش کرتا۔ لیکن چونکہ انھوں نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ میری کوئی سابقہ تحریر میرے لئے حجت نہیں۔ اس لئے میں احسن معنی جو حضرت مسیح موعود نے کئے ہیں پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے اس آیت کے ہزاروں جگہ یہی معنے کئے ہیں۔ کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کی جماعت سے مراد صرف مسیح موعود کی جماعت ہے۔ جو درحقیقت صحابہ میں کی ایک جماعت ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود کے آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے معنی جو مولوی صاحب کے سراسر خلاف ہیں

"نادان مولوی جن کے ہاتھ میں صرف پوست ہی پوست ہے، حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتظار کر رہے ہیں مگر قرآن شریف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ آنے کی بشارت دیتا ہے۔ کیونکہ افاضہ بغیر بعث غیر ممکن ہے۔ اور بعث بغیر زندگی کے غیر ممکن ہے۔ اور حاصل اس آیت کریمہ یعنی وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کا یہی ہے کہ دنیا میں زندہ رسول ایک ہی ہے۔ یعنی محمد مصطفےٰ صلعم۔ جو ہزار ششم میں بھی مبعوث ہو کر ایسا ہی افاضہ کرے گا۔ جیسا کہ ہزار پنجم میں افاضہ کرتا تھا۔"

پھر آگے فرماتے ہیں :-

دنیا کو مسیح موعود کے توسط سے ہدایت ہوگی

"اور مبعوث ہونے کے اس جگہ یہی معنی ہیں کہ جب ہزار ششم آئے گا۔ اور مہدی موعود اسکے آخر میں ظاہر ہوگا۔ تو گو بظاہر مہدی معہود کے توسط سے دنیا کو ہدایت ہوگی۔ لیکن دراصل آنحضرت صلعم کی قدسی قوت نئے سرے اصلاح عالم کیطرف ایسی سرگرمی سے توجہ کریگی۔ کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ مبعوث ہو کر دنیا میں آگئے ہیں۔ یہی معنی اس آیت کے ہیں کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ"

تحفہ گولڑویہ صـ۹۴ حاشیہ

اب اگر کوئی حق کا طالب ہو۔ تو اسکے لئے مولویصاحب کی تحریر کے کذب صریح ہونے پر مندرجہ بالا حوالہ ایک کافی ثبوت ہے۔ لیکن وہ جن کے دل میں محض مسیح موعود کی مخالفت کا بیج بویا گیا ہے۔ وہ کب ان باتوں سے درست ہو سکتے ہیں۔ الغرض حضرت مسیح موعود نے آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے مراد صرف اپنی جماعت کو لیا ہے اور یہی وہ جماعت ہے کہ بغیر فرق ایک ذرہ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کیطرح آنحضرت صلعم سے فیض اور ہدایت پائینگے۔ یعنی مسیح موعود کا واسطہ ہے۔ کیونکہ وہ آنحضرت صلعم کے وجود کا آئینہ اور آپ کے لئے حلہ کی مانند ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کہا جاوے کہ مسیح موعود نے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے اپنی جماعت مراد لینے میں غلطی کھائی ہے۔ حالانکہ اس سے مراد سب امت محمدیہ کے لوگ ہو سکتے ہیں جو زیر تربیت آنحضرت صلعم سمجھے گئے۔ لیکن نہ صرف مسیح موعود بلکہ تمام مفسرین بھی اسی بات پر متفق ہیں کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے مراد تمام امت محمدیہ کے لوگ نہیں بلکہ مسیح موعود کی جماعت مراد ہے۔ چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں :-

تمام اکابر مفسرین کا مذہب کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے مراد مسیح موعود کی جماعت ہے

"تمام اکابر مفسرین اس آیت (وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ) کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس امت کا آخری گروہ یعنی مسیح موعود کی جماعت صحابہ کے رنگ میں ہونگے اور صحابہ رضی اللہ عنہ کی طرح بغیر کسی فرق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض اور ہدایت پاوینگے۔" تحفہ گولڑویہ صـ۹۴ +

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود نے اس آیت کی ہزاروں جگہ بتصریح یہی معنی کئے ہیں۔ کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے مراد صرف مسیح موعود کی جماعت ہے نہ کہ امت محمدیہ کے تمام افراد۔ چنانچہ فرماتے ہیں :-

منھم کے لفظ کا مفہوم متحقق نہیں ہو سکتا جب تک اٰخرین میں ایک نبی نہ ہو

"آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں یہ تو نہیں فرمایا۔ وَاٰخَرِیْنَ من الامۃ بلکہ یہ فرمایا ہے کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ۔ اور ہر ایک جانتا ہے کہ منہم کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم کیطرف راجع ہے۔ لہذا وہی فرقہ منہم میں داخل ہو سکتا ہے جس میں ایسا رسول موجود ہو کہ جو آنحضرت صلعم کا بروز ہے۔ اور خدا نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمدؐ و احمدؐ رکھا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔" تتمہ حقیقۃ الوحی صـ۶۷

پس یہ حوالہ صاف اس امر کی تصریح کر رہا ہے کہ مولوی صاحب نے جو معنی وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے کئے ہیں۔ وہ بالکل غلط اور سراسر غلط ہیں۔ آہ! آج مسیح موعود زندہ ہو تو میں خود آنحضور صلعم کے دربار میں حاضر خدمت ہو کر عرض کروں۔ کہ یا حضرت! آپنے تو لکھا ہے۔ کہ ہر ایک جانتا ہے کہ مِنْھُمْ کی ضمیر صحابہ کیطرف راجع ہے۔ اور یہ کہ وہی فرقہ منہم میں داخل ہو سکتا ہے جس میں ایسا رسول ہو۔ جو آنحضرت صلعم کا بروز ہو۔ لیکن آپ کے ان معنوں کی کوئی قدر نہیں کی جاتی ہے۔ اور آپ نے تو ہر ایک کا یہ جاننا ضروری قرار دیا ہے۔ کہ منہم کی ضمیر صحابہ کیطرف راجع ہے۔ لیکن آج وہ جسکو آپنے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک سنجیدہ آدمی مرتدین کے گروہ میں داخل ہو گیا ہے۔ اس منہم کی ضمیر کو صحابہ کیطرف پھیرنے کی بجائے تمام امت کے لوگوں کی طرف پھیرتا ہے یا دوسرے لفظوں میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کی بجائے وَاٰخَرِیْنَ من الامۃ کی آیت قرار دیتا ہے۔ یہاں ہی سے مولوی صاحب کا وہ استدلال کہ نبی کریم صلعم کی قوۃ قدسیہ ہی صرف تزکیہ نفس کرتی رہے گی۔ یا اس آیت میں مجددوں یا محدثوں کا اشارہ پایا جاتا ہے۔ باطل ہوتا ہے۔ کیونکہ اول تو آخرین منہم سے مراد صرف مسیح موعود کی جماعت ہے اور دوسرے مسیح موعود کی جماعت منہم میں نہ سمجھی جاتی۔ اگر ان میں کوئی ایسا رسول نہ ہوتا جو آنحضرت صلعم کا بروز ہو اور وہ چونکہ صرف مسیح موعود ہے۔ اس لئے اب خدا سے لڑو اور اس سے جنگ کرو کہ کیوں مسیح موعود کو ایک ایسا رسول بنایا جو آنحضرت صلعم کا بروز ہے جس سے کہ منہم میں مسیح موعود کی جماعت داخل ہو گئی +

اب ہم مولوی صاحب کے دوسرے معنوں کیطرف رجوع کرتے ہیں :-

مولوی محمد علی صاحب کے آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے دوسرے معنے

"اور دوسرے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ عطف امیین پر ہو۔ تو اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ ایک رسول اُمیوں میں مبعوث کیا۔ اور وہی رسول ان میں سے پچھلے لوگوں میں مبعوث کیا ××××

پھر اسکی تشریح یوں کرتے ہیں :-

"تو اس صورت میں دو رسولوں کی بعثت کی خبر نہیں۔ بلکہ ایک ہی رسول کی دو قوموں میں بعثت کی خبر ہے۔ ×× ××× لازماً آپکی دوسری بعثت سے مراد بروزی بعثت لینی پڑے گی ×××××× تو یہ بروزی بعثت سوائے اسکے کچھ نہیں۔ کہ آپکی ہی آیات آپ کی ہی کتاب کیطرف کوئی آپ کا غلام توجہ دلانے والا ہے۔ اس صورت میں چونکہ ایسا شخص اپنے نبی متبوع کیطرف بلاتا ہے۔ اس لئے وہ بلانے والا امتی ہوگا۔ نہ نبی۔"

میرے اپنے مذہب میں یہ کلمہ کہ نبی کریم صلعم کی دوبارہ بعثت ہو۔ اور دوبارہ بعثت کے وقت آپ نبی سے امتی بنجاویں۔ کفر نہیں تو کفر سے کسی طرح کم بھی نہیں۔ معلوم نہیں کہ مولوی صاحب کو اسکی سمجھ ہو۔ یا نہ ہو۔ لیکن میرے اپنے خیال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے زیادہ اور کیا ہتک ہو سکتی ہے کہ آپ کو خاتم الانبیاء افضل الرسل کے اعلیٰ مقام سے گرا کر آپکی دوسری بعثت میں آپ کو ایک امتی کی شان دیجاوے۔ وھذا بھتان عظیم۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین + سنئے حضرت مولوی صاحب! آپنے تو اسبات کا ٹھیکہ اٹھا رکھا ہے کہ مسیح موعود کی بات بات میں مخالفت کی جاوے۔ اور نبی صلعم کو اسقدر ذلیل کیا جاوے کہ آپ دوبارہ دنیا میں تشریف لاویں اور نبی سے امتی ہو جاویں۔ لیکن تاہم آپکی محض ہمدردی کی خاطر ہم بھی آپ کی ہر وقت خدمت کرنے کو تیار ہیں۔ شائد ہے کہ کبھی کلمہ حق کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبول کرنے کی آپ کو توفیق ملجاوے۔ سُنئے اور ذرہ کان کھولکر سُنیئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کیا فرماتے ہیں:۔

آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے ثابت ہے۔ کہ آخری زمانہ میں ایک نبی ہوگا

"وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے۔ جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اسکی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ کہ وہ آنحضرت صلعم کا بروز ہوگا۔ ×××× بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے آنے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جاوے۔ جو آنحضرت صلعم کے بعد پیدا ہونے والے تھے جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔" تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۷

دیکھو اس آیت سے تو حضرت مسیح موعودؑ آنحضرت صلعم کے بعد ایک نبی کے آنے کا یقینی اور قطعی فیصلہ دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ مورد بعثت ثانی بھی یقیناً نبی ہی ہوگا۔ وہ منہم کے لفظ کا مفہوم متحقق ہو ہی نہیں سکتا لیکن مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مورد بعثت ثانیہ اُمتی ہی رہے گا۔ نہ کہ نبی اب ہم لوگ کس کی مانیں۔ اور کس کو کذاب کہیں +

پھر مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ جو بروزی طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہو کر آئے گا۔ وہ اُمتی ہی رہے گا نہ کہ نبی۔ ایک ایسی غلطی ہے جس کا بطلان بدیہی طور سے ثابت ہو رہا ہے۔ اور جس کے لئے مسیح موعودؑ کی کتب بھری پڑی ہیں۔ حضرت مسیح موعود تو کہتے ہیں کہ **مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے۔** ایک غلطی کا ازالہ ص۱۲

جو بروزی طور پر آنحضرت صلعم ہو کر آئے گا۔ وہ ضرور ہے کہ نبی ہی ہو

لیکن آج ایک شخص اُٹھتا ہے وہ کہتا ہے کہ بروزی صورت میں کوئی شخص نبی اور رسول نہیں بنتا۔ بلکہ وہ اُمتی ہی بنتا ہے۔ پھر مسیح موعود تو فرماتے ہیں۔ کہ "مسیح موعود بروز کامل ہونے کی وجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہو کر نبی کہلانے کا مستحق ہو گیا ہے۔"

تذکرۃ الشہادتین ص۴۳

لیکن آج اس کا ایک بظاہر مرید اُٹھتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ بروز کامل نبی کہلانے کا مستحق نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ صرف ایک اُمتی ہوتا ہے۔ آہ! حضرت مسیح موعود تو کہیں کہ آنحضرت صلعم کے بعد جو خاتم النبیین ہیں۔ مجھے نبی اور رسول کے لفظ سے پکارا جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں ورنہ مُہرِ ختمیت ٹوٹتی ہے کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں۔ کہ میں بموجب آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ۔ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔" ایک غلطی کا ازالہ ص۷ + لیکن آج بموجب وحی الٰہی سیقول العدو لست مرسلا۔ ایک مسیح موعود کو لست مرسلا کہنے والا دشمن اُٹھتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ بروزی طور پر نبی خاتم الانبیاء ہونا نبی ہونا نہیں۔ بلکہ ایک اُمتی ہونا ہے پھر کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود تو فرماویں۔ کہ بروزی تصویر پوری نہیں ہو سکتی جبتک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ پس چونکہ نبوۃ بھی نبی میں ایک کمال ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو۔" ایک غلطی کا ازالہ ص۱۰ + لیکن آج ایک شخص مخالفت میں ایسا اندھا ہوتا ہے کہ کہتا ہے کہ خاتم الانبیاء کی بروزی تصویر میں نبوت کا کمال تام نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ صرف ایک اُمتی ہوتا ہے۔ پھر کس قدر مولوی محمد علی صاحب کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ حضرت مسیح موعود تو یہ فرماویں۔ کہ ایک بروز محمدی جمیع کمالات کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا ×××× ایک بروزی نبی اور رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہے۔ جیسا کہ آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے ظاہر ہے۔" ایک غلطی کا ازالہ + لیکن آج ایک عداوت میں سرشار اُٹھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ بروزی نبی ہونا نبی ہونا نہیں۔ بلکہ اُمتی ہونا ہے۔ گویا کہ جامع جمیع کمالات محمدیہ کا نام امتیت ہے۔ اُس سے زیادہ نبی کریم صلعم کی اور کیا ہتک ہو سکتی ہے۔ کہ آپ کے کل کمالات مع نبوت کا نام امتیت رکھا جاتا ہے۔ پھر اور سُنیئے۔ حضرت مسیح موعود تو فرماتے ہیں +

حضرت مسیح موعود بروز کامل ہونے کی وجہ سے نبی ہیں

میں نبی اور رسول ہوں باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی تشکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔" نزول المسیح ص۳ حاشیہ + لیکن دوسری طرف مولوی صاحب ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود کی مخالفت میں آنحضرت صلعم کی نبوت سے بھی دست بردار ہو بیٹھے ہیں۔ مسیح موعودؑ کو اُمتی کہنے والو ہاں جمیع کمالات محمدیہ مع نبوت محمدیہ کے جامع کو اُمتی کہنے والو آسمان تم پر پتھر کی آگ برسائے تو کم ہے۔ زمین تمھیں لوط کا نشان دکھائے۔ تو اس کے مقابلہ میں کچھ نہیں جسقدر تم آنحضرت صلعم کی ہتک کر کے سزا کے مستحق ہو گئے ہو۔ کیا تمھیں شرم نہیں آتی۔ کہ مسیح موعود پر وار کرتے ہو۔ حالانکہ وہ نبی کریم پر جا کر پڑتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم نبی کریم کے زمانہ میں ہوتے۔ تو ضرور آپ کی نبوت کی مخالفت میں بھی کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھتے۔ جس طرح تم آج اس مسیح موعودؑ کی مخالفت کر رہے ہو۔ کہ جو بروز کامل ہونے کی وجہ سے نبی کہلانے کا بتحقیق مستحق ہو گیا ہے۔ کیا تمھیں کچھ سمجھ نہیں آتی۔ کہ مسیح موعود کے نبی ہونے کے انکار سے تو درحقیقت آنحضرت صلعم کے نبی ہونے کا انکار لازم آتا ہے۔ کیونکہ آپ نے بارہا بتلا دیا کہ **میری نبوت کچھ بھی نہیں۔ وہی نبوت محمدیہ ہے جو مجھ میں جلوہ گر ہوئی ہے۔** تجلیات الٰہیہ ص۲۵ +

قاریانی عہد کے رو سے آنحضرت صلعم صرف ایک ہی دفعہ دُنیا میں دوبارہ آئینگے نہ کہ ہزار دفعہ۔

اسجگہ میں مولوی محمد علی صاحب کے اس مغالطہ کا ازالہ کر دینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں۔ جو اُنھوں نے اپنے اسی کتاب کے ص۱۲۶ میں لکھا ہے۔ "لازماً آپ کی دوسری بعثت سے مُراد بروزی بعثت لینی پڑے گی اور بروزی طور پر ایک دفعہ نہیں ہزار دفعہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آجائیں۔ تو اس سے ختم نبوت باطل نہیں ہو گی۔ نبوۃ تو منقطع رہی۔ ہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بروزی رنگ میں جتنی دفعہ چاہیں۔ آئیں۔" اب اس عبارت سے ۳ باتوں کا ثبوت ملتا ہے۔ (اوّل) بروزی بعثت نبویہ سے ختم نبوۃ باطل نہیں ہوتی۔ (۲) آنحضرت صلعم ایک دفعہ نہیں بلکہ ہزار دفعہ آنا چاہیں تو آسکتے ہیں (۳) آنحضرت صلعم کا آنا مع نبوۃ نہیں ہوگا۔ بلکہ نبوت منقطع ہی رہے گی۔ ماحاصل اس سارے کا یہ ہوا کہ آنحضرت صلعم کی جو بھی بروزی بعثت ہو گی۔ وہ نبوت کے رنگ میں نہیں ہو گی۔ اور آپ اپنی نبوت سے دست بردار ہو کر بروزی طور سے تشریف لاتے رہیں گے۔ پس اگر یہ ثابت ہو جاوے۔ کہ آنحضرت صلعم سے نبوۃ منفک ہو سکتی ہے اور پھر آپ جب بروزی طور سے آئینگے تو غیر نبی ہونے کی حالت میں آئینگے۔ تو بیشک مولوی صاحب کا یہ کہنا درست ہے۔ لیکن جبکہ میں پہلے ثابت کر آیا ہوں۔ کہ جو شخص بروزی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہو کر آئے گا۔ وہ ضرور ہے۔ کہ نبی ہی ہو۔ ورنہ اس کا بروز ہونا متحقق نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ کہنا درست نہیں۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلعم جب بروزی طور پر دُنیا میں آویں تو وہ نبی نہیں بلکہ غیر نبی ہونگے۔ گویا اُن کا بروزی طور سے آنا کیا ہُوا۔ ایک سزا ہوئی۔ جو آپ کو نبی سے غیر نبی بنا دیتی ہے۔ دوستو! خدا کے لئے آنحضرت صلعم کی ہتک اسقدر مت کرو۔ کہ آپ نعوذ باللہ جب بروزی طور پر دُنیا میں آویں تو وہ نبی نہیں رہیں گے +

بروزی نبی واقعہ میں نبی ہی ہوتا ہے

کیا دنیا میں کوئی مثال ہے کہ کوئی شخص بروزی طور پر کوئی سابقہ نبی ہو کر آیا۔ اور وہ نبی نہ تھا۔ کیا حضرت یحییٰ حضرت الیاس کا بروز نہ تھا۔ پھر وہ کیا نبی نہ تھا۔ کیا حضرت یشوعا موسیٰ کا بروز نہ تھا۔ پھر وہ کیا نبی نہ تھا۔ کیا خود آنحضرت صلعم موسیٰ اور عیسیٰ کے بروز نہ تھے پھر وہ کیا نبی نہ تھے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ تم آخری بروز کو نبی اور رسول تسلیم نہیں کرتے۔ وہ جس پر صفت مظہریت کا خاتمہ کیا گیا ہے۔ اگر وہ نبی نہیں تو میں کہتا ہوں کہ دُنیا بھر میں کوئی نبی نہیں۔ اور پھر یہ کہنا کہ آنحضرت صلعم ایک دفعہ نہیں بلکہ ہزار دفعہ بروزی طور سے تشریف لے آویں تو کیا وہ نبی ہی ہونگے؟ میں کہتا ہوں کہ ہاں وہ ضرور نبی ہی ہونگے۔ یہ تو ایک قاعدہ کلیہ ہے۔

اب ہم دیکھنا یہ چاہتے ہیں کہ آیا قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے آنحضرت صلعم کا بروزی طور سے دوبارہ آنا صرف ایک دفعہ ہی ثابت ہے۔ یا ہزار دفعہ۔ سو میں اس امر کو بڑے زور سے کہتا ہوں۔ کہ کھلے کھلے طور پر آنحضرت صلعم کا بروزی طور سے دوبارہ آنا صرف ایک ہی دفعہ ثابت ہے نہ کہ دو یا تین یا ہزار دفعہ۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

ہر ایک نبی کا ایک بعث ہے مگر ہمارے نبی صلعم کے دو بعث ہیں

"ہر ایک نبی کا ایک بعث ہے مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ اور اس پر نص قطعی آیت کریمہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ہے"۔

تحفہ گولڑویہ صـ۹۴ حاشیہ

پھر فرمایا :-

"جبکہ یہ امر نص صریح قرآن شریف سے ثابت ہُوا کہ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیض صحابہ پر جاری ہُوا ایسا ہی بغیر کسی امتیاز اور تفریق کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک اور بعث ماننا پڑا۔ جو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے وقت میں ہزار ششم میں ہوگا۔ اور اس تقریر سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچ گئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ یا یہ تبدیل الفاظ یُوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دُنیا میں وعدہ دیا گیا تھا۔ جو مسیح موعودؑ اور مہدی معہود کے ظہور سے پورا ہُوا۔ تحفہ گولڑویہ صـ۹۴ +

الغرض ان حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کا علم جسمیں غلطی کو راہ نہیں۔ یہی بتلاتا ہے کہ بموجب نصوص صریحہ قرآنیہ وحدیثیہ آنحضرت صلعم کا دوبارہ بعث صرف ایک ہی دفعہ مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہوگا اور ہمارے ایمانیات میں بھی یہی داخل ہے کہ آنحضرت صلعم کے دو بعث ہیں اور آپ کا دوبارہ بعث صرف ایک ہی دفعہ ہوگا۔ چنانچہ مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :-

آنحضرت صلعم کے دو بعث پر ایمان لانا فرض ہے

"جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے۔ ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان لانا فرض ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ (۱) ایک بعث محمدی ××× (۲) دوسرا بعث احمدی۔ تحفہ گولڑویہ صـ۹۶

پس جبکہ ہمارے ایمانیات میں صرف یہ داخل شدہ امر ہے کہ آنحضرت صلعم کے دو بعث ہیں۔ اور یہ کہ آنحضرت صلعم بعث کے رنگ میں صرف ایک ہی دفعہ دوبارہ دُنیا میں آئینگے تو یہ کہنا کہ آنحضرت صلعم کے بروزی بعث ایک نہیں بلکہ ہزاروں ہیں۔ کس قدر کذب صریح ہے۔ ممکن تو ہے کہ آنحضرت صلعم ہزار دفعہ دُنیا میں تشریف لاویں۔ اور اپنی نبوۃ کا بھی اظہار کریں۔ لیکن قرار یافتہ امر کے رو سے کھلے کھلے طور پر صرف ایک ہی دفعہ آنا ثابت ہوتا ہے۔ اور یہی حق ہے۔ چنانچہ مسیح موعود ایک غلطی کے ازالہ میں فرماتے ہیں :-

"اب ممکن نہیں کہ کبھی یہ مُہر (خاتم النبیین والی) ٹوٹ جاوے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دُنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوۃ کا بھی اظہار کریں"۔

پھر اس وہم کا جو اس عبارت سے سرزد ہوتا ہے کہ اسواسطے کئی نبی ہو سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اگلی ہی عبارت میں اس کا ازالہ کر دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں :-

"اور یہ بروز خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہد تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ"۔

پھر فرماتے ہیں۔ "ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا۔ سو وہ ظاہر ہو گیا"۔

پھر فرماتے ہیں :- "ایک بروزی نبی اور رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہو رہا ہے۔ جیسا کہ آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے ظاہر ہے"۔

پھر فرماتے ہیں :- آیت انا اعطیناک الکوثر

میں ایک بروزی وجود کا وعدہ دیا گیا ہے۔ قرار یافتہ عہد کے رو سے صرف ایک ہی بروز محمدی اور نبی ہے

الغرض یہ تو ایک غلطی کے ازالہ سے بھی ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم کا ایک دفعہ بروزی طور سے مبعوث ہونا نصوص صریحہ قرآنیہ وحدیثیہ بتلا رہی ہیں۔ لیکن ہزار دفعہ آنا کوئی منصوصہ نہیں۔ اور نہ ہی کوئی قرار یافتہ عہد ہے؟

اب میں نے اسوقت مولوی محمد علی صاحب کی کتاب کا صرف ایک ورق ہی لیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس امر کو دکھایا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کا مذہب مولوی صاحب کی پیشکردہ تحریر کے کسقدر کھلے کھلے طور پر مخالف ہے۔ مولوی صاحب کہتے ہیں۔ (۱) کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے مُراد سب لوگ اُمت محمدیہ کے ہیں۔ مسیح موعود وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کا حصر صرف اپنی جماعت پر کرتا ہے۔ مولوی صاحب کہتے ہیں۔ (۲) کہ جو بروزی طور پر محمد رسول اللہ صلعم ہو کر آئے گا وہ نبی نہیں بلکہ اُمتی ہوگا + حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ کہ مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنا دیا ہے۔ اور یہ کہ میں بروز کامل ہونے کی وجہ سے نبی کہلانے کا مستحق ہوں۔ اب سوچنے کے لائق امر یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود تو بروزی صورت اور بروز کامل ہونا اپنے نبی اور رسول ہونے کی وجہ ٹھہراویں لیکن مولوی صاحب اسی کو مسیح موعود کے نبی ہونے کے منافی کہیں۔ حضرت مسیح موعود تو وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے ایک نبی اللہ کا آنا یقینی اور قطعی ٹھہراویں۔ اور مولوی صاحب اس کے برخلاف آنحضرت صلعم کے بعد اسی آیت سے کسی نبی کا آنا ممتنع اور محال

بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

اب اے ناظرین خود ہی فیصلہ کرو۔ کہ صادق کون ہے آیا مسیح موعودؑ۔ یا مولوی محمد علی صاحب؟ والسلام

اطلاع
جن خریداروں کا چندہ ۳۱ جنوری تک ختم ہوتا ہے کپیاں اُن کے نام ۲۰ فروری کا پرچہ روانہ ہوگا۔ چند ماہ کے بعد ایک پرچہ بھی کسی کا بقایا نہ ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا مذہب

جناب خواجہ صاحب کسی مستفسر کے جواب میں بذریعہ زمیندار مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۱۵ء فرماتے ہیں کہ میں **حنفی المذہب ہوں** اس پر میرے دل میں سوالات ذیل پیدا ہوئے ہیں + امید ہے کہ خود بدولت جناب خواجہ صاحب ہی حل فرما کر ممنون ہونے کا موقع دیں گے +

(۱) حنفی المذہب کس مذہب کا نام ہے۔ قرآن کریم اور احادیث شریف میں کہیں اس کا ذکر ہے +

(۲) قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں کوئی ایسی تاکید ہے کہ کسی مستفسر کے جواب میں کہدیا کرو کہ میں حنفی المذہب ہوں +

(۳) کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی الہام اور وحی سے آپ کو تاکید کی ہے کہ آپ اپنے آپ کو حنفی المذہب ظاہر کیا کریں۔ یا ان کا کوئی اعلان اپنی جماعت کے لوگوں کے نام اس مضمون کا شائع ہوا ہے؟ اگر ہوا ہے تو کب اور کہاں سے ملتا ہے +

(۴) کیا صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اس زمانہ میں جب انجمن اپنے اصلی اصول پر آپ کے خیال سے قائم تھی کوئی ایسا ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ کہ کسی مستفسر کے استفسار پر آپ اپنا مذہب حنفی المذہب بتایا کریں۔ اور اصل ریزولیوشن کہاں محفوظ ہے +

(۵) یا کیا آپ کی انجمن اشاعت اسلام لاہور نے کوئی ایسا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اگر کیا ہے تو کب اور کن کن ممبران کی موجودگی میں۔ اسکی نقل ارسال فرمادیں +

(۶) کیا آپ نے اپنا یہ حنفی المذہب ہونا کبھی حضرت مسیح موعود کے اعلان ۱۹۰۰ء کے بعد حضرت مسیح موعود کی زندگی میں یا حضرت نورالدین اعظم کے زمانہ میں بھی ظاہر کیا ہے۔ اگر کیا ہے تو کب اور کس اخبار یا اشتہار میں۔ ایک کاپی ارسال فرمادیں +

(۷) کیا آپ کو وہ اعلان حضرت مسیح موعود کا جس میں آپ نے تاکید فرمائی۔ کہ ہر خادم مسیح موعود اپنے آپ کو کسی مستفسر کے استفسار پر احمدی مسلمان کہے یا تحریر کرائے۔ پہنچا ہے۔ اور آپ نے اپنے آپ کو حنفی المذہب تحریر کرتے ہوئے اس اعلان کا کہاں تک پاس کیا؟ +

(۸) جبکہ آپ کو وہ اعلان معلوم تھا۔ تو آپ نے اپنے آپ کو پبلک میں حنفی المذہب ظاہر کرتے ہوئے کن معنوں کو مدنظر رکھا آیا یہ کہ آپ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ عنہ کے مقلد خیال کئے جاویں جیسا کہ عام حنفی المذہب ہیں۔ یا کوئی دیگر معنی ذہن میں تھے +

(۹) اگر آپ نے دوسرے حنفی المذہب کی طرح اپنے آپ کو ظاہر کیا ہے تو کیا آپ آئندہ احمدی مسلمان کہلانے سے مستعفی ہو چکے ہیں اور اب آپ کا کوئی تعلق اس نام سے باقی نہیں رہا۔ اور اگر ہے تو پھر حنفی المذہب ظاہر کرتے ہوئے کیوں اپنا **احمدی مسلمان** ہونا نہ ظاہر کیا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم ہے +

(۱۰) اگر آپ یہ تاویل بعد از وقت کریں کہ میری مراد اتباع مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا کے ماتحت حنفی المذہب ہونا ہے تو کیا آپ نے پبلک کو جو حنفی المذہب کے معنے حضرت امام اعظم کوفی کے مقلد کے لیتے ہیں۔ ایسا کرنے میں دھوکا تو نہیں دیا۔ کہ اپنے ذہن میں اور معنے رکھے اور حنفی المذہب پبلک کو ویسا خیال کرنے کا موقع دیا۔ چنانچہ پشاور کے حنفی المذہب کہتے ہیں کہ جناب خواجہ صاحب اب احمدی نہیں رہے بلکہ ہمارے جیسے حنفی المذہب ہو گئے ہیں +

(۱۱) اگر آپ مقلد ابوحنیفہ ہیں تو جن مسائل میں امام ابوحنیفہ کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ ہے۔ انمیں آپ کس فتوے پر عمل کرتے ہیں جیسا کہ فاتحہ خلف الامام فقہ حنفیہ کی رو سے ناجائز ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کو ضروری فرماتے ہیں۔ ان دونوں میں سے کس کا حکم آپ مانتے ہیں اور آپ کا موجودہ عمل فاتحہ خلف الامام پڑھنے کا ہے یا ترک کرنے کا؟

(۱۲) اگر آپکے نزدیک قرآن کریم کی مذکورۃ الصدر آیت کے معنے میں حنفی المذہب ہونا ہے۔ تو کیا حضرت مسیح موعود کے نزدیک اسکی جماعت ان معنوں میں حنفی المذہب تھی یا نہیں۔ اگر تھی تو پھر آپنے اپنی جماعت کا نام احمدی مسلمان کیوں رکھا +

(۱۳) کیا ایسا کرنے میں کہ وہ اپنی جماعت کو احمدی مسلمان کے مبارک نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور آپ اپنے آپ کو حنفی المذہب ظاہر کرتے ہیں۔ حضرت صاحب کو غلطی پر قرار دیتے ہیں یا اپنے آپ کو +

(۱۴) اگر آپ فرمائیں کہ حضرت امام اعظم کوفی کا یہ مذہب تھا کہ سب کتب دینیہ میں قرآن کریم مقدم ہے اور یہی حضرت مسیح موعود اور اسکی جماعت کا مذہب ہے لہذا میں حنفی المذہب ہوں +

(۱۵) تو حضرت صاحب نے کیوں ایسا عقیدہ رکھتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنی جماعت کو دوسرے نام سے موسوم کیا ہے +

(۱۶) حضرت اقدس علیہ السلام نے گورنمنٹ اور حکام سرکاری سے کیوں درخواست کی کہ وہ انکی جماعت کو احمدی مسلمان کے مخصوص نام سے موسوم کرے اور تحریر میں لاوے اور آپ اس اعلان کے ماتحت ہیں یا نہ +

(۱۷) حضرت اقدس علیہ السلام نے جو فرمایا ہے۔ کہ یہی احمدی مسلمان کہلانے کا مبارک نام ہماری جماعت کو مبارک ہو۔ کیا آپ اسی نام کو اپنے لئے باعث برکت اور خوبی خیال کرتے ہیں یا نہ +

(۱۸) اگر آپ احمدی مسلمان کہلانا اپنے لئے باعث برکت خیال کرتے ہیں تو اخبار زمیندار میں کیوں اپنے لئے آپنے اس مبارک نام کو اختیار نہ کیا۔ اور حنفی المذہب ہونا بتایا +

(۱۹) کیا صرف آپ ہی حنفی المذہب کہلاتے ہیں یا جناب مولوی محمد علی صاحب اور آپ کے دام افتادگاں بھولے بھالے نام کے احمدی باغیان خلافت ثانی بھی +

(۲۰) اگر آپ سب اس نئے نام سے یاد کیا جانا پسند کرتے ہیں تو آپ کیوں ایک اعلان اخبار پیغام صلح لاہور میں شائع نہیں کر دیتے تاکہ آیندہ کے واسطے غلط فہمی ہمارے دلوں میں پیدا نہ ہو۔ اور بجائے اس کے کہ پبلک آپ کو احمدی مسلمان خیال کرے۔ حنفی المذہب خیال کریں۔ اور جماعت احمدیہ سے قطعی الگ ہو جاویں +

مسئول عنہ کے سوائے دوسرا کوئی مدعی سست گواہ چست بنکر جوابات کی جلدی نہ کرے۔ ورنہ یہ خیال کیا جاوے گا کہ جس طاغوت کے وہ پجاری ہیں وہ خود تو دیکھنے۔ سننے۔ بولنے اور حرکت کرنے سے عاری ہے اور دوسروں کے سہارے کھڑا ہے +

خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی قدیمی مخلص از پشاور

درس قرآن شریف کے نوٹ ایک بے نظیر تفسیر

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب غفراللہ تعالیٰ کی ساری عمر قرآن شریف کے پڑھنے اور پڑھانے میں گذری۔ آپکے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ جو اخبار بدر کے ساتھ بطور ضمیمہ کے چھپتے رہے ہیں۔ ان کی مکمل جلد کے تھوڑے سے نسخے باقی رہگئے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو۔ بہت جلد منگوالیں۔ معرفت کا ایک بینظیر ذخیرہ ہے + پتہ دفتر اخبار فاروق قادیان

قیمت چار روپے (للعہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغام صادق

اخی المعظم حضرت مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ جو بغرض انطباع انگریزی ترجمہ قرآن بحکم حضور خلیفۃ المسیح ثانی مدراس تشریف لے گئے تھے تو وہاں بھی حسب عادت خود (باوجود اہتمام چھپائی ترجمہ کے) ساتھ ساتھ تبلیغ احمدیت بھی کرتے رہے جو کہ انکی غذائے روحانی تھی اور خدا کے فضل سے چونکہ آپ کا وار کبھی خالی نہیں جاتا۔ اس سفر میں بھی تیرہ غیر احمدیوں کی درخواستہائے بیعت بھجوائیں۔ اس زبانی تبلیغ کے علاوہ مندرجہ ذیل اعلان بھی آپ نے پیغام صداقت پہنچانے کے لئے مدراس میں لکھا جسکو فاروق کے کالموں میں دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے ترجمۃ القرآن اور تبلیغ سلسلہ سے فارغ اوقات میں آپ نے مدراس میں تھوما نامی حواری مسیح علیہ السلام کی قبر کی بھی زیارت کی۔ اور اس سلسلہ میں مفید اور جدید معلومات کا ایسا ذخیرہ بہم پہنچایا ہے جو مسیح کے سفر کشمیر و سرینگر پر بہت کچھ روشنی ڈالے گا۔ اور اس ساری تحقیقات کو فاروق کے ذریعہ پبلک کرنے کا وعدہ میرے مخدوم مفتی صاحب نے فرمایا ہے جو امید ہے کہ بہت جلد ہمارے ناظرین اُس کو فاروق میں ملاحظہ فرما دینگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ (ایڈیٹر)

بشارت ہو تمہیں اے بنی آدم۔ کہ وہ موعود جسکی بابت پہلے سے بہت سے انبیا نے پیشگوئی کی تھی۔ الٰہی وعدوں کے مطابق عین وقت پر ظاہر ہوا۔ حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکو عیسےٰ نبی اللہ کے نام سے یاد فرمایا۔ اور محمد مہدی کے لقب سے ملقب کیا۔ اور اس کے ظہور کو اپنا ظہور۔ اور اُسکی جماعت کو اپنی جماعت قرار دیا۔ وہ دین اسلام کی سچائی پھر ساری دنیا پر چمکانے کے واسطے اور قرآن کریم کی پیشگوئی کے تمام دنیا پر غالب کرنے کے لئے حجج و براہین تیرہ کے ساتھ نمودار ہوا۔ اُس نے اپنے قدم میمنت لزوم سے ہندوستان کے ملک کو متبرک کیا۔ تاکہ سلطنت برطانیہ کے پُرامن راج سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے وہ ہر ایک مذہب و ملت کے ماننے والوں کو حق اور ہدایت کا پیغام پہنچائے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے اس زمانہ میں ہندوستان کے اندر سب مذہب کے لوگوں کو جمع کر کے اسے مذاہب کی ایک نمائش گاہ بنا دیا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس الٰہی فضل کی قدر کرنیوالے ہوں اور خدا کی آواز پر سچے دل سے لبیک کہتے ہوئے۔ اللہ کے رسول کی نصرت میں کھڑے ہو جائیں۔ کرشن نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ دنیا میں بدی پھیلنے کے وقت پھر نمودار ہوگا۔ پارسیوں کی زند اوستا میں بھی اُس کے آنے کی خبر دیگئی تھی۔ اور یہی وقت بتلایا گیا تھا۔ بدھ لوگ بھی اس زمانہ میں ایک بڑے مصلح کے منتظر ہیں۔ مسیح نے بھی اپنی دوبارہ آمد کے متعلق (جو یقیناً دوبارہ آمد الیاس کی طرح ہونے والی تھی) ایسا ہی وقت بتلایا تھا۔ پھر سب سے بڑھ کر حضرت سرور انبیاء خاتم النبیین محمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت صاف اور صریح الفاظ میں زلازل۔ طاعون۔ قحط۔ بندش حج۔ دریاؤں کا چیرا جانا۔ انسانوں کا باہم میل جول۔ کسوف خسوف در رمضان سواری ریل۔ اسلام کے خلاف مشنریوں کی کوششیں وغیرہ وغیرہ بہت سے علامات سے بتلا دیا تھا کہ اُس کے ظہور کا یہی وقت تھا۔ سو اُٹھو۔ اے سب قوموں کے لوگو اور خوشخبری حاصل کرو۔ اللہ کے رسول کو قبول کرو۔ تاکہ آفات سے بچو۔ اور اپنے حقیقی مالک کو خوش کرو۔

وہ پیارا "میرزا غلام احمد قادیانی"

کے وجود میں صدی چہاردھم کے سر پر ظاہر ہوا۔ اُس نے نہ صرف پہلی پیشگوئیوں کو پورا کر کے تمام انبیاء اور تمام کتب سماویہ کی صداقت پر مُہر لگائی۔ بلکہ خود بھی ہزاروں پیشگوئیاں الہام الٰہی کے ماتحت کیں جو سچی ثابت ہوئیں اور ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی۔ اور طاقت پر ایک زبردست ایمان اور گناہ سوز یقین لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوا۔ انہی پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی جنگ بلقان کے متعلق سلطنت روم کے اوّل مغلوب اور پھر کسی قدر غالب (اڈریانوپل یعنے بن) ہونے کے متعلق تھی۔ اور نیز موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ جو کہ اب پوری ہو رہی ہے۔ اِس رسول نے چالیس سال تک دنیا میں روحانی حکومت کی۔ خونی اور غازی مہدی کی آمد کا خیال مسلمانوں کے دلوں سے نکال کر گورنمنٹ برطانیہ کی بڑی امداد کی۔ اسّی کے قریب کتابیں تصنیف کیں۔ جو بے شمار معارف و حقائق سے پُر ہیں۔ اور وہ جو اللہ تعالےٰ کی رضائے کامل اسی جہان میں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے واسطے بے نظیر ہدایات ہیں۔ ہر ایک سچے مومن کا فرض ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سب رسولوں پر ایمان لائے۔ جو ہندو اس کا انکار کرے۔ وہ کرشن کا منکر ہے۔ کیونکہ یہ کرشن ثانی ہے۔ اور جو عیسائی اس کی حقارت کرے۔ اُس کو مسیح قبول نہ کرے گا۔ کیونکہ اِس زمانہ میں یہ اُسی کا ظہور ہے۔ اور جو بدھ اِسکی حقارت کرے اُسپر بدھ کی رُوح ناخوش رہے گی۔ کیونکہ یہی اس زمانے کا بدھ ہے۔ اور جو پارسی اِس سے بے توجہی کرے۔ وہ زند اوستا کی بے عزتی کرنے والا ٹھہرے گا۔ کیونکہ یہ اُسکی نبوتوں کو پورا کرنے والا ہے۔ اور جو مسلمان اِس محمد مہدی کا منکر ہے اُسکی شفاعت حضرت رسول پاک نہ کرینگے۔ کیونکہ اِس زمانہ میں یہی محمد کا وجود ہے۔ جو ضرورت زمانہ کے مطابق اور پہلی نبوتوں کے ماتحت احمد کے نام سے آیا ہے۔ پس اے دنیا کے لوگو غفلت کو چھوڑ دو۔ اپنے انجام کو سوچو۔ دنیا روزے چند ہے۔ اور عاقبت کار باخداوند ہے۔ اللہ تعالےٰ کے خوف کو اپنے دل میں جگہ دو۔ اور بشارتوں کے مصداق بنو۔ خدا کے کلام پر ایمان لاؤ۔ تاکہ دائمی برکت پاؤ۔ حضرت موعود نے ایک پاک جماعت کی بنیاد کو مستحکم کرتے ہوئے ایک لنگر خانہ جاری کیا۔ چند مدرسے قائم کئے۔ تصنیف و تالیف کتب اور اُن کے انطباع کا سلسلہ قائم کیا۔ چند اخباروں اور رسالوں کے اجراء کی اجازت دی۔ اور وحی الٰہی کے ماتحت ایک مقبرہ بہشتی بنایا۔ اور بعض اور محکمے قائم کئے۔ اور ان سب کا انتظام ایک انجمن کے سپرد کیا۔ جو برابر اپنے دینی کاموں میں مصروف ہے اور اپنی جانشینی کے متعلق اپنی وصیت میں ظاہر کیا کہ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے پھر اسلامی قوم کو سنبھال لیا تھا۔ ایسا ہی اب بھی ہوگا چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق۔ پہلے خلیفہ حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ۱۹۱۴ء میں ہوئے۔ اور انکی وفات پر ۱۹۱۴ء میں دوسرے خلیفہ حضرت مسیح موعود کے فرزند جو کہ حسن و احسان و سیرت و صورت میں اپنے معزز باپ کی مانند ہیں۔ اعنی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہوئے۔ جو اس وقت تمام جماعت احمدیہ کے واجب الاطاعت امام ہیں۔ اور قوم کی تعلیم و تزکیہ۔ اور ترقی سلسلہ کے واسطے عملی تجاویز میں دعا اور کوشش کے ساتھ مصروف ہیں +

حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم اور انتظام کے ماتحت انجمن ترقی اسلام دنیا بھر میں اشاعت اسلام کا کام کر رہی ہے۔ لنڈن میں اُس کے مشنریاں چودھری فتح محمد صاحب سیال۔ اور قاضی عبداللہ صاحب کام کر رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ اور امریکہ کے متلاشیانِ حق ان کے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی مارشیش اور کولمبو میں بھی مشن قائم کئے گئے ہیں۔ اور جاوا۔ جاپان۔ آسٹریلیا وغیرہ کو بھی مشنری جانے والے ہیں۔ اس انجمن نے ترجمۃ القرآن انگریزی کی تالیف اور انطباع کا انتظام کیا ہے ؛

اشاعت اسلام کے واسطے رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی میں پندرہ سال سے جاری ہے اسکی سالانہ قیمت چھ شلنگ ہندوستان میں چار روپے ہے۔ اور انگریزی دان دنیا کے واسطے حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف کتاب ٹیچنگس آف اسلام جو کہ ایک بڑے جلسہ میں ایک شاندار لکچر ہے۔ ایک بے نظیر کتاب ہے۔ یہ سب کتابیں منکوانے کے واسطے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق مزید حالات معلوم کرنے کے لئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کرنی چاہیئے ؛

سکرٹری انجمن ترقی اسلام۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

ایک جید اکابر لاہوری کے خط کا جواب

(از مولوی کبیر الدین احمد صاحب لکھنوی)

بوجوہات چند در چند سرِ دست نام مرسلہ کا ظاہر کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ اور ضرورت پر پوشیدہ بھی نہ رکھوں گا۔ (کبیر)

اقتباس خط

جناب سیکرٹری صاحب لکھنؤ۔ السلام علیکم! گمراہ نہ ہو۔ راہِ مستقیم اختیار کرو۔ مجھے تم سے محبت ہے۔ اس لئے تحریک ہوئی۔ کہ خط بھیجوں۔ آپ غور فرمائیں۔ عقلمند ہیں۔ مسلمانوں کو کافر نہ سمجھیں۔ والسلام۔ دستخط

الجواب:۔ جناب من۔ بعد ما وجب آنکہ مجھ کبیر کو یہ ہرگز اُمید نہ تھی۔ کہ آپ جیسے جید بعد وفاتِ جناب مسیح موعود نبی اللہ کی اولاد دلربا سے فساد اور بغاوت کریں گے۔ یہ ایک ہاف گرین عرض کمترین ہے۔ آپ خوب سمجھیں۔ کہ یاروں کے نزدیک تو جو یار کا نہیں۔ اُس سے سروکار نہیں۔ یوں تو آپ میرے جانی ہیں۔ مگر جس نے **احمدؐ و محمدؐ** میں فرق کیا۔ اُس نے منم احمدؐ و محمدؐ کہنے والے کی قدر نہیں جانی۔ اگر کوئی مسلمان ہے۔ تو وہ بدقسمت نہیں۔ اور جو احمدؐ کے لنگر سے دُور ہے۔ وہ بدقسمت۔ عاجز تو راہِ مستقیم پر ہے۔ دنیوی معاملہ پر بھی سیدھا راستہ اختیار کئے ہوئے ہوں۔ کون نہیں جانتا۔ کہ میں گارڈ ہوں۔ جسکا مفہوم یہ ہے کہ ابن السبیل کو منزل مقصود تک پہنچا دینا۔ سو آپ کو خوشخبری پہنچاتا ہوں۔ کہ دیکھو محمود احمدی ہی غلام احمدؑ ہے۔ کیا عکسی قرآن۔ قرآن نہیں ہوتا ہے ضرور ہوتا ہے۔ سو آپ حاکم۔ عادل۔ امام مکہ منکسر کی اولاد کو نہ چھوڑیں۔ اور بہ نہج مستقیم شرافت اور شریعت سے ٹل جائیں۔ تُو۔ تُو۔ مَیں۔ مَیں چھوڑ دین براہ سیدھی ہے۔ قادیان جائیں اور بیعت کر لیں۔ مسلمان کو کافر نہ سمجھیں۔ تختگاہ رسول اور قریہ کریمہ کو چھوڑ کر جرمنی نہ بنیں مجھ سے محبت آپ کی تو جب ہی ثابت ہو۔ کہ جب آپ کتاب حقیقۃ النبوۃ کے مصنف کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ اور بذریعہ تار مجھ کو اطلاع دیں۔ میں جماعت احمدیہ میں سے ایک چھوٹا سا نام کا کبیر ہوں۔ برا نہ ماننا۔ کہ چھوٹا ہو کر ہم جیسے جید کو تبلیغ کرتا ہے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ لکھنؤ میں ایک بالسٹر وکیل صاحب کی کوٹھی پر مرحوم عیسلے نے مجھے تبلیغ کی۔ اور سخت الفاظی سے کی۔ تب بھی میں نے اُس کی سُنی۔ اور فوراً مرحوم محمد کے ذریعہ سے مرحوم عیسلے کو ساکت کیا۔ اُسی رات میں ایک وکیل صاحب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چار پرندوں والے حصہ کو خواجہ کمال الدین صاحب سے سمجھنا چاہا۔ خواجہ صاحب نے مرحوم عیسلے سے کہا۔ کہ سمجھاؤ۔ وہ اچھی محفل تھی۔ سمجھانا تو درکنار بخدا آیت پاک بھی تلاوت نہ کر سکے۔ اور نہ خواجہ صاحب نے ان کو بتایا۔ پھر اس احقر کی طرف مرحوم عیسلے مخاطب ہوئے۔ کہ بھائی آپ کو معلوم ہے۔ کس پارہ میں ہے۔ میں نے کہا معلوم ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح فضل عمرؓ نے ابھی الفضل میں اس آیت پاک کو سمجھایا ہے۔ خواجہ صاحب فرمائیے۔ کچھ یہ عاجز کبیر بیان کرے اُس وقت خواجہ صاحب کے دہن مبارک میں حقہ کی نال تھی۔ ہٹا کر فرمایا۔ پھر کسی وقت یہ گفتگو ہے۔ ہم تمہیں ایک لنڈن کی بات سُناویں۔ فرمانے لگے۔ ہم سے ولایت میں ایک پادری نے کہا۔ کہ ہم تم سے کشتی لڑیں گے۔ میں نے کہا بہت خوب۔ میں نے اپنا کوٹ اُتار لیا۔ بہت ہنسا۔ ہاتھ ملایا وغیرہ وغیرہ۔ سب اس بات پر ہنس پڑے۔ چار پرندوں والی بات اس ڈھب سے سیمرغ کے پروں میں چھپائی۔ کیونکہ مرحوم عیسلے کا فوٹو اُس اچھی محفل میں بگڑ گیا تھا۔ ایسا شخص جو قرآن کو بھی نہ جانتا ہو۔ خلافت محمود پر اعتراض کرتا ہے۔ اور لسے آپ مسلمان کہیں۔ اس وقت شیخی سے نہیں کہتا ہوں۔ وہ میرے چھوٹے بھانجہ سید ارتضیٰ علی سے بھی قرآن میں بحث نہیں کر سکتا۔ اب جو شخص قرآن نہیں جانتا۔ وہ مسلمان کیسا؟ آپ کے دوسرے خط کا جواب دوسرے وقت میں دُوں گا۔ والسلام

خواجہ صاحب کی ایک تحریر

حضرت مسیح موعودؑ کے احمدؐ اور نبی ہونے کے متعلق

(از منشی غلام حسین صاحب ضیاؔ احمدی احمد نگر)

یوں تو ہر ایک انسان کے لئے یہ امر لازمی ہے۔ کہ وہ اپنے قول کی خواہ وہ زبانی ہو یا تحریری پابندی کرے۔ اور اس کے خلاف کہنے یا کرنے سے باز رہے۔ لیکن ایک ایسا انسان جس کو دعویٰ ہو۔ کہ میں مبلغ اسلام ہوں۔ میں دُنیا کو اسلام کی دعوت دے رہا ہوں۔ اور جس کو اُس کی پارٹی کے لوگ خلیفۃ المسیح خیال کرتے ہوں۔ (خواہ اُس نے خود اس خطاب کو اپنے نام کا جزو کبھی نہ قرار دیا ہو) اس کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ اندر باہر سے یکساں ہو۔ جو کچھ وہ کہتا ہو۔ اسی کے مطابق اس کا طرز عمل ہو۔ جو عقیدہ وہ ایک دفعہ رکھتا ہو۔ وہی ہمیشہ رکھے۔ اگر اس میں کوئی تبدیلی ہو۔ تو صاف گوئی اور حق پسندی سے اپنی پچھلی غلطی کا اقرار کرے۔ مثل مشہور ہے قول مردان جان دارد۔ پس جو کچھ انسان کی زبان یا قلم سے ایک دفعہ نکل چکا یا تو اُسپر قائم رہے۔ یا مردانہ وار اخلاقی جرأت سے کام لے کر علانیہ مان لے کہ میں نے جو کچھ کہا یا لکھا۔ وہ صدق و حق نہ تھا۔ بجز ان دو صورتوں کے تیسری صورت نفاق و زمانہ سازی کی ہی ہو سکتی ہے۔ جو اس وقت ان لوگوں کا کام ہے۔ صاف گوئی ایک ایسا وصف ہے جس سے متصف ہونا ہر ایک مسلمان کو ضروری ہے۔ خاص کر ایک مبلغ اسلام ہونے کے مدعی کو۔ لیکن بُرا ہو طمع دنیاوی کا۔ کہ یہ اچھے اچھے ہوشمندوں کو بھی اندھا کر دیتی ہے۔ ع "بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند"

اور دنیا بڑے بڑے مستقل مزاج لوگوں کے پائے ثبات کو متزلزل کر دیتی ہے۔ اور ستیاناس ہو بغض اور عناد کا۔ کہ یہ چنگے بھلے سمجھ دار لوگوں کو بھی حق الامری مخالفت پر کھڑا کر دیتا اور ان کے اگلے پچھلے سب قول و اقرار پر پانی پھیر دیتا ہے۔

دنیا جہان میں اس قسم کے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔ جن سے ان باتوں کی تصدیق ہو سکتی ہے۔ لیکن میں اس وقت گذشتہ زمانہ کے واقعہ کی طرف ناظرین کو توجہ مبذول کرنے کی زحمت نہیں دیتا۔ بلکہ اُس گروہ کے ایک مُردِ خاص کی ایک تحریر کیطرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ جو بظاہر تو اپنے تئیں احمدیوں میں شمار کرتے ہیں۔ لیکن دراصل احمدؐ سے قطع تعلق کر چکے ہیں۔ چنانچہ ان کے موجودہ مشتہرہ افعال و اقوال سے احمدیت سے سراسر بیگانگی بلکہ عنادِ دلی کا ثبوت ملتا ہے۔ جس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ لوگ کسطرح اپنی ہی سابقہ تحریروں کی اس وقت صراحتاً تکذیب کرکے اس امر کی سچائی پر مُہر لگا رہے ہیں۔ کہ وہ جو کچھ پہلے تھے۔ اب نہیں ہے۔ بلکہ اُن کی سابقہ و موجودہ حالت میں زمین و آسمان کا فرق ہوگیا ہے ؛

خواجہ کمال الدین صاحب ان لوگوں میں سے ایک چیدہ اور سربرآوردہ شخص ہیں۔ انھوں نے پچھلے دنوں سیالکوٹ میں تقریر کرتے ہوئے بیان فرمایا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود احمدؑ نہیں ہیں اور کہ مبائعین کا یہ عقیدہ رکھنا اسلام پر ایک ایسا حملہ ہے۔ جو آجتک نہیں ہوا ؛

لیکن میں یہاں خواجہ صاحب کی ہی ایک تحریر درج کرکے اُن سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ جس وقت ان کے قلم سے یہ نکلی تھی۔ آیا اُس وقت بھی اُن کا یہی عقیدہ تھا۔ جو وہ آج اظہار کر رہے ہیں۔ یا وہی جو الفاظ ذیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور جس کی مخالفت پر اب آپ کمربستہ ہیں ؛

ولائیت کی اخبار لائیٹ مورخہ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۱۲ء میں خواجہ صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کے اقتباس ذیل قابل غور ہیں۔ مضمون مذکور میں خواجہ صاحب نے یورپ میں حضرت مسیح موعودؑ کو **احمد نبی اللہ** کی حیثیت میں پیش کیا ہے۔ اب احمد اور نبی اللہ ہونے سے صاف منکر ہوگئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ؛

وہ اقتباس یہ ہیں

(۱) "لیکن اسی واقعہ کے متعلق آج سے نو سال پہلے **احمد نبی قادیان** نے صاف اور صریح اور بلا مغشوش الفاظ میں پیش گوئی کی" ؛

(۲) "**نبی موصوف** نے جو تعبیر ۱۹۰۸ء میں خود اس الہام کی کی" ؛ (دیکھو اخبار بدر قادیان ۹ جنوری ۱۳ ۱۹ء صفحہ ۴)

اخبار لائیٹ نے بھی اُس مضمون کے یہی معنے سمجھے چنانچہ وہ لکھتا ہے "لائیٹ مورخہ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۱۲ء میں ہم نے ایک پیشگوئی کا بیان درج کیا تھا۔ کہ **نبی احمد قادیانی** نے نو سال ہوئے۔ کہا تھا کہ ترکی شکست یاب ہونگے"۔ اب ناظرین خواجہ صاحب کی موجودہ تقریر اور سابقہ تحریر پر غور فرما کر صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ اس تحریر اخبار لائیٹ کی شائع ہونیکے بعد خواجہ صاحب نے بتدریج معکوس ترقی فرمائی ہے پہلے تو یورپ میں حضرت اقدسؑ کے دعویٰ کو بیان کرنا **سم قاتل** کہا۔ اب ہندوستان میں زہر ہلاہل فرمایا۔ برادران خواجہ صاحب کو اس معکوس ترقی پر سہارا دیکھو۔ لو خود استغفار کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ٹھوکر سے بچاوے۔ اور صراط مستقیم پر چلاوے۔ اور بھولے ہوؤں کو راہ حق دکھاوے۔ آمین ؛

این المفر

مندرجہ ذیل اشتہار بغرض اشاعت اخبار میرٹھ سے ہمارے پاس آیا ہے جس کو ناظرین فاروق کے لئے نقل کیا جاتا ہے۔ امرتسری اڈیٹر اہلحدیث اور حق کو قبول کرے؟ این خیال است و محال است و جنون" ؛ (ایڈیٹر)

مولوی ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری کی سچائی بحوالہ جلد سوم صفحہ ۵۲ تفسیر ثنائی ؛

ناظرین کرام ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ نومبر ۱۹۱۵ء کو انجمن اہلحدیث میرٹھ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر میری طرف سے ایک اشتہار بعنوان "کیا اب بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ مانے جا سکتے ہیں"؟ عام پبلک میں شائع ہوا تھا جسمیں وفات مسیحؑ کے قرآن مجید سے تین ثبوت دئے گئے تھے۔ اور ایک حدیث بھی درج تھی ؛

اوّل مولوی ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری کی تفسیر ثنائی جلد ۳ صفحہ ۵۲۔ دوم مولانا مولوی ابوالکلام صاحب آزاد ایڈیٹر الہلال۔ سوم مولانا مولوی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی مفتی ندوۃ العلماء سے۔ سو میرے اُس اشتہار کو ۲۸۔ نومبر ۱۹۱۵ء کے جلسہ کے دن مولوی ثناء اللہ صاحب موصوف نے ہاتھ میں لیکر پڑھا۔ اور بڑی تحدی سے قسم کھا کر بڑے زوردار لفظوں میں ہر مذہب و ملت کے کثیر مجمع میں فرمایا۔ کہ یہ حوالہ جو کہ مشتہر نے شروع ہی میں میری تفسیر سے دیا ہے۔ یہ سرتاپا غلط ہے۔ اور یہ شعر بھی پڑھا۔

خود غلط انشا غلط املا غلط
ہست این مضمون ز سر تا پا غلط

اور مکرر سہ کرر فرمایا۔ کہ یہ حوالہ اگر میری تفسیر سے مشتہر دکھا دے۔ تو میں حتمی وعدہ کرتا ہوں۔ کہ میں حضرت **مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود تسلیم کرلونگا** ؛ اور ان کے حلقہ بگوشوں میں شامل ہو جاؤنگا۔

یہ خاکسار بھی حدیثوں کے فضائل سننے کی نیت سے اُس جلسہ میں شریک ہوا تھا۔ پس جس وقت مولوی صاحب نے فقرات مذکورہ بالا فرمائے۔ میں فوراً کھڑا ہوا۔ اور یہ کہنا چاہتا تھا۔ کہ خاکسار یہ حوالہ دکھلا سکتا ہے۔ تو جلسہ کے منتظم لوگوں نے مجھے روک دیا۔ کہ تمہارا بولنے کا حق نہیں ہے۔ میں لاچار ہو کر بیٹھ گیا ؛

ماسوا اس کے مولوی عبید الرحمٰن صاحب عمرپوری نے بڑے شاندار لفظوں میں یہ بھی کھڑے ہو کر فرمایا۔ کہ اگر حوالہ تفسیر **اشتہار کے مطابق** پایہ ثبوت کو پہنچ جائے۔ تو ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کا ہاتھ پکڑ کر احمدیوں کے حوالہ کر دینگے۔ اور اُن کی اس کارروائی سے میرے اشتہار کی صداقت پر پبلک میں غلط اثر پڑا۔ اور اصلی حقیقت کھلنے نہ پائی۔ لہٰذا لازم ہوا کہ میں اصلی حوالہ کو پایہ ثبوت تک پہنچاؤں۔ اور وہ یہ ہے۔ تاکہ ان کی اس تحریر کی بھی تکذیب ہو جاوے۔ جو کہ انھوں نے اخبار اہلحدیث کے پرچہ نمبر ۶ جلد ۱۰۔ دسمبر میں چھاپی ہے ؛

قرآن شریف کی آیت معہ ترجمہ مولوی ثناء اللہ	تفسیر ثنائی جلد ۳ سورۃ المائدہ
وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ	اور میں علاوہ تعلیم کے جبتک اُن میں رہا۔ اُن کی اس بات پر خبر گیری بھی کرتا رہا۔ پھر جب **تُو نے مجھے فوت کرلیا** تو تُو ہی اُن کا نگہبان تھا ؛
اور میں جب تک ان میں رہا۔ ان کی خبر گیری بھی کرتا رہا۔ پھر **جب تو نے مجھے فوت کرلیا۔ تو** تُو ہی اُن کا نگہبان تھا ؛	

یہ ہے مولانا صاحب کا ترجمہ اور یہ ہے مولانا صاحب کی تفسیر اب مولوی ثناء اللہ صاحب سے تو ہمیں اُمید نہیں۔ کہ وہ الکریم اذا وعد وفا پر کاربند ہوں۔ یا اپنی قسم کو پورا کریں۔ وہ تو اپنا وقت ٹلا کر چلتے بنے۔ مگر ہاں یہ دیکھنا ہے۔ کہ پبلک کیا انصاف کرتی ہے۔ اور جناب مولانا مولوی عبید الرحمٰن صاحب موصوف کہاں تک اپنے وعدہ کا خیال فرما کر ایفا کے لئے ساعی ہوتے ہیں باقی رہی وہ حدیث کہ جسکا ذکر اُوپر آیا۔ اور علماء اہلحدیث نے اہل حدیث ہو کر اُس کو چھوا تک نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کو انھوں نے بھی تسلیم کرلیا ہے۔ بطیب خاطر ناظرین میں اس کا اعادہ کرتا ہوں۔ اور وہ حدیث یہ ہے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی۔ ترجمہ۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ علیہما السلام زندہ ہوتے تو ان کو بھی میرے متبع ہونے اور اُمتی بننے کے سوا چارہ نہ تھا ؛

یہ حدیث[1] تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۲۴۶۔ اور تفسیر[2] ترجمان القرآن نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم جلد ۲ صفحہ ۴۶۱۔ اور کتاب[3] الیواقیت والجواہر مصنفہ امام سید عبدالوہاب شعرانی صفحہ ۲۴۔ اور کتاب[4] مدارج السالکین امام ابن قیم جلد ۲ صفحہ ۳۱۳ اور شرح مواہب لدنیہ جلد ۷ صفحہ ۴ میں ہے۔ اور یہ پانچوں کتابیں مسلمہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

و مقبولہ اہل حدیث ہیں ۔

صد افسوس بلکہ صد ہزار افسوس ۔ جلسہ تو اہلحدیث کے درخشندہ گوہر مولوی محمد صاحب جونا گڈھی ۔ مولوی احمد اللہ صاحب مدرس دہلوی ۔ اور مولوی عبدالستار صاحب مدرس دہلی و مولوی محمد ذکریا صاحب بھوجپوری ۔ مولوی سید عبدالسلام صاحب نبیرۂ سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی ۔ مولوی عبدالرحمن صاحب عمرپوری ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری ۔ ابوالقاسم صاحب بنارسی ۔ مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی ۔ غازی محمود بی ۔ اے دھرمپال صاحب لودھیانوی ۔ جرح کرتے ۔ مگر اُن میں سے کسی ایک نے بھی تین روز کے شبانہ روز کے جلسہ میں باوجود یکہ ہر ایک کے پاس دو دو تین تین اشتہار تھے ۔ اُسپر جرح نہ فرمائی اور جرح نہ فرمانے کی وجہ ظاہر ہے ۔ کہ حدیث صحیح ہے ۔ پس علانیہ طور پر ظاہر ہوا ۔ کہ متذکرہ بالا عشرہ کاملہ نے وفات مسیح ؑ والی حدیث مندرجہ اشتہار مرقومہ بالا پر تازہ مہر لگا دی ۔ اور تصدیق کر دی ۔ کہ وفات مسیح ؑ ہو چکی ۔ اور یہی مدعا تھا ۔ فالحمد للہ کہ ثابت ہوا ۔ اور میری اشتہار دہی کی محنت بھی وصول ہوئی المشتہر ۔ خیر خواہ اُمت محمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادنےٰ خادم محمد صدیق احمدی چھاؤنی میرٹھ

دربارِ اولوالعزم

مخالف اعتقاد کی بیعت

۲ ۔ دسمبر ۱۵ء ایک شخص نے سوال کیا ۔ حضور پیغام والے کہتے ہیں ۔ کہ میاں صاحب سے اعتقاد خلاف رکھ کر بھی بیعت کر لیں ۔ تو ہو سکتی ہے ۔

فرمایا ۔ یہ ظاہر ہے ۔ کہ حضرت عمر رضؓ سے اکثر صحابہ رضؓ کو اختلاف ہوا ۔ دیگر خلفاء سے بھی اختلاف رہا ۔ مگر بیعت میں سب تھے حضرت صاحب کا شائع شدہ خط موجود ہے ۔ جس میں آپ نے نواب صاحب کو اجازت دی ۔ کہ شیعہ رہیں بیعت کر لیں ۔ مگر ابوبکر رضؓ کو گالیاں نہ دیں ۔ پھر مولوی محمد علی وغیرہ خود کہتے ہیں ۔ کہ ہمیں مولوی صاحب (خلیفہ اوّل) سے اختلاف تھا ۔ مگر بیعت کر لی ۔ حالانکہ وہ تو کہتے ہیں ۔ ہم خلافت کے قائل نہ تھے ۔ اخوت کی بیعت کر لی تھی ۔ ان کو چاہیئے ہم پر وہ اعتراض کریں ۔ جو پہلوں پر نہ پڑتا ہو حضرت صاحب ؑ بھی بار بار یہی پیش کرتے تھے ۔ اگر وہ اعتراض کیا ۔ جو رسول کریم ؐ پر صحابہ کرام رضؓ پر ۔ حضرت خلیفہ اوّل مولوی صاحب رضؓ پر پڑے ۔ تو مجھ پر بھی سہی ۔ ہم انہی میں شامل ہیں ۔ جو اعتراض اُن پر ہیں ۔ اگر ہم پر بھی ہوں ۔ تو کیا حرج ہے بلکہ مماثلت ہو گئی ۔

حضرت مولوی سرور شاہ صاحب

حضرت صاحب سے عرض کی ۔ کہ حضور نے مینارہ کے ساتھ بہت برکتیں وابستہ کی ہیں ۔ فرمایا الہام ہے ۔ "پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد" ۔ بیشک منارہ کے ساتھ بڑی برکتیں وابستہ ہیں ۔

ایک اعتراض کا ازالہ

۳ ۔ دسمبر ایک سائل نے سوال کیا کہ منکران خلافت اعتراض کرتے ہیں ۔ کہ درس میں عورتیں بے پردہ ہوتی ہیں ۔ یہ کہاں جائز ہے ۔ فرمایا کیا معترض درس میں ہو کر گیا ہے ۔ جو اُس نے دیکھ لیا ۔ کہ عورتیں بے پردہ ہوتی ہیں ۔ یہ غلط ہے ۔

فرمایا ۔ حضرت عمر رضؓ نے حسب ارشاد رسول کریم ؐ منا کے مقام میں عورتوں سے ہاتھ میں ہاتھ دیکر بیعت لی ۔ صرف ایک کپڑا ہاتھ پر ڈال لیا مگر یہاں تو بیعت ہی دور سے لی جاتی ہے ۔ ہاتھ میں ہاتھ نہیں لیا جاتا ۔ ان کو چاہیئے ۔ وہ اعتراض کریں ۔ جو پہلوں پر نہ پڑے ۔

نماز جنازہ

۴ ۔ دسمبر گیارہ بجے باہر تشریف لائے ۔ کیونکہ حافظ عبدالرحیم صاحب کا انتقال ہو گیا تھا ۔ اُن کا جنازہ پڑھایا ۔ اور جنازہ کے ہمراہ بہشتی مقبرہ کو روانہ ہوئے ۔ راستہ میں فرمایا ۔ حافظ صاحب بڑے مخلص تھے ۔ اِدھر اُدھر گھومے مگر خدا کے فضل سے وفات قادیان میں پائی ۔ دیر سے آئے ہوئے تھے ۔ مجھے ملے نہیں ۔ بغیر جانا چلے گئے ۔ پرسوں عبدالرحمن صاحب قادیانی نے مجھ سے کہا ۔ کہ وہ بیمار زیادہ ہیں ۔ مجھے تعجب ہوا ۔ پوچھا وہ تو مجھے ملے ہی نہیں ۔ میں سمجھا شائد چلے گئے ۔ کہا نہیں بیمار ہیں رات انتقال بھی ہو گیا ۔ بڑے مخلص تھے ۔ بہت بیماریاں پائیں ۔ بڑی تکلیف اٹھائی ۔ مگر خدا نے خاتمہ اچھا کر دیا ۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے ۔ کہ بعض لوگ بڑے نیک معلوم ہوتے ہیں ۔ جنت اُن سے قریب ہوتی ہے ۔ مگر ایک دم موت کے قریب دوزخ کو جاتے ہیں ۔ بعض لوگ بظاہر گئے گذرے معلوم ہوتے ہیں ۔ مگر خدا کے فضل سے انجام بخیر ہو جاتا ہے ۔

مصر کی قبریں

مصر کی قبروں کے متعلق ذکر ہو گیا ۔ فرمایا وہاں کے لوگوں کا خیال ہے ۔ کہ اکثر لوگ بیماریوں میں سخت بیہوش ہوتے ہیں ۔ مگر لوگ مردہ سمجھ کر دفن کر دیتے ہیں ۔ انھوں نے قبریں کھول کر دیکھا ۔ تو بعض مردہ کو بیٹھا ہونے کی حالت میں پایا ۔ بعض کے چہرے سے گھبراہٹ کے آثار پائے گئے ۔ گویا بعد میں مرا ہے ۔ وہ لوگ اکثر وصیتیں کر دیتے ہیں کہ لاش کو ایک دو ماہ بعد صندوق میں رکھا جاوے ۔ جب سڑنے لگیں تب دفن کریں ۔ بعض جلانے کی وصیت کر دیتے ہیں ۔ کہ اگر کچھ جان باقی ہو ۔ تو نکل جائے ۔ بعض قبریں کھلی ہوتی ہیں ۔

بعض ایسے صندوق بناتے ہیں ۔ کہ ہوادار ہوں ۔ اور اُن میں اندر اسپرنگ لگواتے ہیں ۔ تاکہ اندر سے کھل جائے ۔ مولوی عبدالرحمن صاحب مصری نے عرض کی ۔ حضور بعض قبریں ایسی بناتے ہیں ۔ کہ مکان کی طرح اُس میں غرفہ رکھتے ہیں ۔ اس میں ایک ہی جگہ کئی مُردے دفن کرتے ہیں ۔ غرفہ کھولا ۔ دوسری میت وہاں ہی رکھدی ۔ فرمایا ۔ خوب ! سنت نبوی کے خلاف نہیں ۔ رسول کریم ؐ نے جنگ احد کے موقعہ پر کئی کئی نعشوں کو ایک ہی جگہ دفن فرمایا ۔ جہاں ایسی ضرورت ہو حرج نہیں ۔ بنگال میں زلزلہ کے وقت بہت موتیں ہوئیں ۔ نعشوں کو پتھروں کے ساتھ باندھ باندھ کر دریا میں بہا دیا ۔ اتنے میں حافظ عبدالرحیم صاحب کی قبر درست ہو گئی ۔ حضور نے دعا فرمائی ۔ اور واپس ہوتے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مزار مبارک پر کھڑے ہو گئے ۔

مزار اقدس پر دعا

پاؤں سے جوتا نکال کر آگے بڑھے ۔ اور دعا فرمائی ۔ جب حضور نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ۔ تو اُس وقت ایک سناٹے کا عالم تھا ۔ اور آسمان سے ایک نور نازل ہوتا معلوم ہو رہا تھا ۔ اللہ اکبر کیسے عظیم الشان باپ کا اولوالعزم بیٹا دعا کر رہا تھا ۔ اُسوقت قرآنی اشارہ والد وما ولد معلوم ہوتا تھا ۔ کہ خدا نے اسی باپ بیٹے کی قسم کھائی ہے) دعا فرما کر خدام کے ہمراہ واپس تشریف لائے ۔

نظم

"یہ نظم اہلیہ صاحبہ مولوی عبید اللہ صاحب بسمل امرتسری حال قادیانی نے سالانہ جلسہ مستورات میں سنائی تھی ۔

در مسیح ؑ پہ ہے یہ سیاہ کار آیا
کہ جس کو بن تیرے مطلق نہیں قرار آیا
ہزاروں تیری طرف سے خیال تھے دامن
خطا معاف کرانے گناہ گار آیا ۔
اُمید ہے تیرے در سے پھرے نہ اب مایوس
اسی اُمید سے ہو کر یہ غمگسار آیا ۔
گلابی ہو گئے دو پھول نرگس شہلا
چڑھانے مار یہ تربت پہ جان نثار آیا
نہ چین بن تیرے در کے پڑی مجھ عاصی کو
تو جان و دل سے یہ ہو ہو کے بیقرار آیا
ادب کی جا ہے حسینہ تو چلیو سرکے بل
مسیح پاک کا وہ سامنے مزار آیا ہو

(حسینہ بیگم از قادیان)

دنیا کی خبریں

لنڈن ۱۴ جنوری۔ گورنمنٹ فرانس نے قسطنطنیہ کے فرانسیسی نائب قونصل کی گرفتاری کا انتقام لینے کی غرض سے پیرس کے ترکی سفارتخانہ کے مہتمم ترک افسروں کو گرفتار کر لیا ہے

لنڈن ۱۳ جنوری۔ دیوان عام میں سر جان ایس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے جنھوں نے اس امر کا ایما کیا تھا۔ کہ ہندوستان اور عراق عرب کا تعلق اب بہت قریب ہو گیا ہے مسٹر سٹیٹ نے کہا کہ میرے خیال میں جس طریق سے گورنمنٹ ہند نے عراق عرب کی فوجی مہم کا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل عمل میں نہیں آئیگا

لنڈن ۱۳ جنوری۔ بحیرۂ روم کی فوجی مہم کے متعلق ذیل کے برطانی نقصانات کا اعلان کیا گیا ہے:۔

ہلاک۔ دوم لفٹنٹ ۱۔

زخموں سے ہلاک:۔ لفٹنٹ ۱۔ دوم لفٹنٹ

مجروحین ۱۔ لفٹنٹ ۱۔ دوم لفٹنٹ

لنڈن ۱۴ جنوری۔ پیٹروگراڈ کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بحیرۂ اسود میں تارپیڈو کشتیوں نے ساحل اناطولیہ کے قریب ایک بحری قافلہ کے چھ جہازوں کو غرق کر دیا۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بلقان میں فرانسیسی سپاہ نے دیمی حصار اور قلندر کے ریلوے پلوں کو فوجی ضرورت کی وجہ سے اڑا دیا۔

۱۳ جنوری۔ سالونیکا کا تار مظہر ہے کہ فرانسیسی سپاہ نے دریائے مسٹروا کے ریلوے پل کو بہ نظر حفظ ماتقدم اڑا دیا ہے۔

لنڈن ۱۳ جنوری۔ پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمنوں کو دریائے سوم اور سمپاین کے علاقہ میں دو خفیف شکستیں اٹھانی پڑیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جرمنوں نے فوجیں زہریلی گیس کی جو ہماری طرف پہنچی تھی۔ وہ ہوا کا رخ بدل جانے کی وجہ تھی الٹی انہی کی طرف چلنے لگی۔ ساتھ ہی فرانسیسی باٹریوں نے جرمنوں پر شدت سے گولہ باری کی

لنڈن ۱۴ جنوری۔ پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بیل کے گرد و نواح میں شدید گولہ باری وقوع میں آئی جس سے جرمن خندقیں اور پناہ گاہیں تباہ ہو گئیں۔ ایک جرمن رجمنٹ جو روبیں داخل ہو رہی تھی ہماری آتش بازی کے قابو میں آگئی اور پاسیئر کی سطح مرتفع پر جرمنوں کی ایک حملہ آور پلٹن کی باڑی خاموش کرا دیگئی سمپین اور ارگون میں خفیف جھڑپوں کا روایاں عمل میں آئیں۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ سر ڈگلس ہیگ کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ غنیم نے گیونشی کے قریب ایک سرنگ اڑائی اور اسکے بعد بموں سے حملہ کیا جو پسپا کر دیا گیا۔ آج بمقام گیونشی غنیم نے کسی قدر آتشباری کی۔ مگر عام طور پر نسبتاً سکوت رہا

کل ہمارے جو ہوائی جہاز باہر گئے تھے۔ ان میں سے چار واپس نہیں آئے

لنڈن ۱۳ جنوری۔ مغربی رزمگاہ سے ذیل کے نقصانات کا اعلان کیا گیا ہے۔

مقتولین:۔ لفٹنٹ ۱۔ دوم لفٹنٹ ۲

زخموں سے ہلاک:۔ کپتان ۱

مجروحین میجر ۱۔ کپتان ۲۔ لفٹنٹ ۴۔ دوم لفٹنٹ ۳

مفقود الخبر لفٹنٹ ۲۔ دوم لفٹنٹ ۱۔

محاصل ریلوے۔ ہندوستان کی تمام سرکاری و غیر سرکاری ریلوں کو یکم اپریل ۱۵ء سے مع جنوری ۱۶ء تک سالگذشتہ کے اس زمانہ کی نسبت ۱۵۸۸۲۰۱ روپیہ زیادہ آمدنی ہوئی

لنڈن ۱۳ جنوری۔ اٹلی کا ایک ہوائی پیغام مظہر ہے کہ قیصر کی علالت کی وجہ سے ملکہ کو برلن میں طلب کیا گیا ہے دیگر رپورٹوں کے مطابق شاہی خاندان کے تمام اراکین برلن کو جا رہے ہیں

لنڈن ۱۴ جنوری۔ واشنگٹن اصلاع متحدہ کے محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکن باشندوں نے جنرل راوریگوئیز کو گرفتار کر لیا ہے جو میکسیکو کے باغیوں کا رئیس دوسرے درجہ پر کمان افسر ہے کہا جاتا ہے کہ باغیوں نے ایک برطانی رعایا مسمی پیٹرولکن کو قتل کر ڈالا تھا۔ اسکے قتل کا حکم صادر کر دیا گیا ہے جنرل ایڈا اور ولا کے دیگر سردار گرفتار کر لئے گئے ہیں المیڈا کو فوراً نشانہ بندوق بنا دالا گیا ہے

الپاسو۔ جنرل ہیوریٹا یہاں فوت ہو گیا ہے۔ مارشل لا کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ پولیس اور امریکن سپاہی اور شہری لوگ میکسیکو کے باشندوں کو شہر سے نکال رہے ہیں کئی لڑائیاں بھی ہوئی ہیں اور اکثر اشخاص ہسپتال پہنچائے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۴ جنوری ٹوکیو سے معلوم ہوتا ہے کہ کاونٹ اوقدما پر جو پہلا بم پھینکا گیا تھا۔ وہ ان کے موٹر کی چھتری پر لگا۔ لیکن شق نہ ہوا۔ دوسرا بم پھٹ گیا مگر موٹر پر نہیں گرا۔ کیونکہ موٹر ہانکنے والے نے رفتار تیز کر دی تھی۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ امسٹرڈم جرمنی بظاہر آخر کار ان تاخرات کو محسوس کرنے لگا ہے۔ جو آرمینیا کے ہولناک واقعات اور انکے لئے جرمنی کی ذمہ واری کے بارے میں غیر جانبدار رائے پر پڑتے ہیں سوشلسٹ ممبر پارلیمنٹ کو جرمن پارلیمنٹ میں جواب دیتے ہوئے برمان سٹیم نے جو صیغہ خارجہ کا نمائندہ تھا۔ کہا غنیم کی منصوبہ بازیوں نے بالجبر کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ آرمینیوں کو بعض اضلاع سے نکال کر دوسرے مقامات پر رکھیں۔ اس تجویز کے بعض ردعمل کی وجہ سے جرمنی اور ٹرکی کے مابین گفت و شنید ہو رہی ہے۔

ایڈیٹر اخبار دیش اچارک کی بریت۔ پنڈت رکھا کرشن صاحب شرما ایڈیٹر اچارک لاہور پر فحش نویسی کے الزام میں پولیس نے جو مقدمہ دائر کر رکھا تھا اسمیں صاحب ڈسٹرکٹ میجسٹریٹ لاہور نے پنڈت صاحب کو عزت کے ساتھ بری کر دیا ہے معلوم ہوا ہے کہ اس طبی اخبار پر پولیس کی طرف سے اس سے پیشتر تین مرتبہ فحش نویسی کا مقدمہ چلایا گیا ہے مگر تینوں دفعہ استغاثہ کو اسمیں ناکامی ہوئی ہے۔

طاعونی اموات۔ ہفتہ مختتمہ ۸ جنوری کے اندر ہندوستان میں ۵۷۷۷ طاعونی اموات بہ تفصیل ذیل وقوع میں آئیں۔ اضلاع بمبئی و سندھ ۲۰۲۲۔ بنگال ۲۲۳ بہار و اوڑیسہ ۵۶۹ صوبجات متحدہ ۱۵۲۰۔ پنجاب ۴۸ برہما ممالک متوسط ۶۸۶۔ ریاست میسور ۲۴۱ حیدر آباد ۵۷۱ وسط ۶۶۔ کشمیر ۱۵۔

کشتہ جریان

غربا کی درخواست منظور بجائے تین روپیہ کے اڑھائی روپیہ

جریان۔ درد کمر۔ کثرت احتلام اور ان تمام امراض میں یہ کشتہ از حد اکسیر ثابت ہوا ہے یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اور اس سے بہت سی بیماریاں مثلاً مایخولیا۔ نسیان کمی خون۔ دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا بیخوابی خوف نامردی وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں ہمنے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا ہے محض خدا کے فضل سے چوبیس روز کے استعمال سے بالکل شفا پا گئے بعد تجربہ کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فائدہ اٹھائے قیمت چوبیس روز کے لئے بمعہ بدرقہ عا محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ اس دوا کو آزمانا اور فائدہ اٹھانا

الشتہر منظام جان عبدالرحمن کاغانی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میر قاسم علی پروپرائٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا)